المؤسس محبوب ... ن ما
الحاج پیر سید جماعت علی شاہ

ماهنامہ

انوار الصوفیہ

قصور

January 1964

مدیر اعلیٰ
غلام رسول گوہر



مقام اشاعت: کوٹ عثمان خاں قصور ضلع لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضِ روحانی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت سراج الملت والدین مولانا الحاج حافظ علامہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب

بسرپرستی زبدۃ العارفین شمس الملت عالیجناب مولانا الحاج حافظ پیر سید نور حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

... بدۃ العارفین معین الملت مولانا الحاج حافظ پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری

انجمن خدام الصوفیہ کا

دینی مذہبی شریعت و طریقت کا علمبردار و صوفیائے کرام کی جان اور علمائے اُمت کا محبوب قلب

رسالہ

ماہنامہ

قصور

انوار الصوفیہ

جنوری ۱۹۶۴ء ، شعبان المعظم ۸۳ھ

جلد ۵۶ ، شمارہ ۴

بدلِ اشتراک سالانہ ۵ روپے ، فی کاپی ۵۰ پیسے

سرپرست حضرات سے تیس روپے ، معاونین کرام سے بیس روپے

نگران :- منبع رشد و ہدایت مولانا الحاج علامہ پیر سید اختر حسین شاہ صاحب علی پوری

مدیر ، معاون :- مولانا عبدالعزیز صاحب مرتضائی ، قصوری ،

اس شمارہ میں

مقامِ اشاعت ،

قصور ، کوٹ عثمان خان

از ہزاروی خلیفہ اعظم سرکار علی پوری رحمۃ اللہ علیہ

دُنیائے عشق کی آواز

میرا تن فدا، میرا من فدا، مری جان تم پہ نثار ہے
ہمیں کن فکاں کا ہو مدعا ہمیں سے تو باغ و بہار ہے

ہے تمہیں سے کام یہاں وہاں ہے تمہارا فکر نہاں عیاں ۔ یہاں پہ خیال لوں کا کام کیا مرا دل بھی کوئی مزار ہے
کہیں تجھکو والیٔ دو جہاں ملکوت و ملک تمہے مکاں ۔ تو خدا کی ملک ہے اے شہا تو خدائی تم پہ نثار ہے
ترا ہر گدا تو ہے باخدا ترا نور جلوۂ حق نما ۔ ترا ہاتھ دستِ خدا رہا ترا ذکر حق کی پکار ہے
تو پتا خدا کا ہے بے گماں ترے سر کا صدقہ تو ہے جہاں ۔ جہاں تیری ملک ہے سرورا تو دنی کا شاہسوار ہے
قرآن پاک ہے نعت میں ہے عیاں وہ ذات و صفات میں ۔ ترا ذکر پھول ہے دین کا ترا حسن دل کی بہار ہے
ہو تمہیں تو سیدِ عالمین ہو تمہیں رحمتِ عالمین ۔ ہے قضا رضا تری خسروا کہیں خلد تو کہیں نار ہے
یہ فتح سے بھید عجب کھلا بخشا حق نے اصل و فرع ترا ۔ تری کشتی لیے تا در دل پہ میں فدا ترا بحر ہے تری بار ہے
لیا ہم نے قُل بغیاد سے ہیں خدا کے ہم تری یاد سے ۔ ترے ہم غلام ہیں سیدا کہیں حد نہ کوئی شمار ہے
بخدا کہ جانِ جہاں ہے تو کہ برونِ وہم و گمان ہے تو ۔ تجھے جاننے خاص خدا ترا تو مدارِ لیل و نہار ہے
مرا دین تو ہے ترا ادب ترا عشق ایماں شہِ عرب
تری یاد پر ہے گذر مرا محمود جان نثار ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفۃ المحبوب اردو ترجمہ مکاشفۃ القلوب

مکاشفۃ القلوب حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مکاشفۃ الکبریٰ کا مخلص ہے حضرت مولانا ابو الضیاء غلام رسول گوہر مدیر ماہنامہ انوار الصوفیہ نے اس کا سلیس اردو ترجمہ ماہنامہ انوار الصوفیہ میں قسط وار شائع کرنے کا ارادہ کیا ہے تاکہ ناظرین رسالہ اور اردو خواں اس کتاب کے فوائد سے مستفیض ہو سکیں۔ (مینجر)

سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کائنات کی عمدہ تدبیر کی اور زمینوں اور آسمانوں کو پیدا کیا۔ اور جو چیزیں اس لائق ہیں کہ ان سے پانی نچوڑا جائے ان سے پانی کو نازل کیا اور دانے اور سبزی کو پیدا کیا! رزقوں اور خوراکوں کو مقدر کیا، نیک اعمال پر ثواب دیا، رحمت ہو اور سلام نازل ہو ہمارے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جن کے معجزے روشن اور ظاہر ہیں اور جن کے نور سے کائنات کا وجود ہوا۔ اس کے بعد، پس یہ کتاب ہے جس کو میں نے مختصر کیا ہے عجیب کتاب عمدہ صفت والی سے جس کا نام المکاشفۃ القلوب، المقرب الی علام الغیوب ہے۔ اور جو منسوب ہے شیخ غزالی کی طرف۔ میں نے اس کا نام اس کے اصل کی مانند مکاشفۃ القلوب رکھا ہے۔ اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ کے ساتھ شرک اور گناہ سے میں نے اس کتاب میں ایک سو گیارہ ابواب پر اکتفا کی ہے۔ تاکہ جو مضامین اس میں ہیں۔ ان کو صاحبان علم و عقل یاد کر لیں۔

پہلا باب خوف میں۔ دوسرا [۲] باب بھی اللہ تعالیٰ کے خوف میں۔ تیسرا [۳] باب صبر اور مرض میں۔ چوتھا [۴] باب ریاضت اور شہوت نفسانیہ میں، پانچواں [۵] باب نفس کے غلبہ اور شیطان کی دشمنی میں چھٹا [۶] باب غفلت میں۔ ساتواں [۷] باب اللہ کو بھول جانے اور فسق و نفاق میں آٹھواں [۸] باب توبہ میں۔ نانواں [۹] باب محبت میں دسواں [۱۰] باب عشق کے ذکر میں۔ گیارھواں [۱۱] باب اللہ کی طاعت اور اس کی محبت اور اس کے رسول کی محبت میں۔ بارھواں [۱۲] باب ابلیس اور اس کے عذاب میں تیرھواں [۱۳] باب امانت کے ذکر میں۔ چودھواں [۱۴] باب نماز کے خشوع و خضوع میں۔ پندرھواں [۱۵] باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں سولھواں [۱۶] باب شیطان کی عداوت میں ستارھواں [۱۷] باب امانت اور توبہ میں اٹھارھواں [۱۸] باب رحم کھانے کی فضیلت میں، انیسواں [۱۹] باب نماز کے اندر خشوع کرنے میں۔ بیسواں باب غیبت اور چغلی میں۔ اکیسواں [۲۱] باب زکوٰۃ میں بائیسواں [۲۲] باب ترک زنا میں تیئیسواں [۲۳] باب صلہ رحم اور حقوق والدین میں۔ چوبیسواں [۲۴] باب والدین کے ساتھ نیکی کرنے میں پچیسواں [۲۵] زکوٰۃ نہ دینے اور بخل میں چھبیسواں [۲۶] باب لمبی حرص میں ستائیسواں [۲۷] باب طاعت لازم پکڑنے اور ترک حرام میں اٹھائیسواں [۲۸] باب موت کے ذکر میں۔ انتیسواں [۲۹] باب آسمانوں اور اجناس مختلفہ کے ذکر میں تیسواں [۳۰] باب عرصات اور خلائق کے درمیان فیصلہ کرنے کے بیان میں اکتیسواں [۳۱] باب

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981



انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈووکیٹ نقشبندی مجددی

علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق

ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

دوسرا بتیسواں باب بھی دنیا کی مذمت میں ۳۳ تینتیسواں باب قناعت کی فضیلت میں چونتیسواں
[باب ...] یلت میں ۳۵ پینتیسواں باب اللہ کے سوا کسی کا دوست بنانے کی مذمت اور قیامت کے میدان کے بیان میں۔
۳۶ چھتیسواں باب صور پھونکنے اور گھبراہٹ اور قبر سے اٹھنے میں ۳۷ سینتیسواں باب عرصات اور خلائق کے
درمیان فیصلہ کرنے کے بیان میں ۳۸ اٹھتیسواں باب مال کی مذمت میں ۳۹ انتالیسواں باب اعمال اور میزان
اور عذابِ نار میں ۴۰ چالیسواں باب طاعت کے فضل میں۔ ۴۱ اکتالیسواں باب شکر میں۔ ۴۲ بیالیسواں باب
کبر کی مذمت میں ۴۳ تنتالیسواں باب احوال ایام کے تفکر میں ۴۴ چوتالیسواں باب شدۃ موت میں ۴۵ پینتالیسواں
باب قبر اور اس کے سوال میں ۴۶ چھیالیسواں باب علم الیقین اور عین الیقین اور یوم عرض کے سوال میں ۴۷ سینتالیسواں
باب اللہ کے ذکر کی فضیلت میں، ۴۸ اٹھالیسواں باب نماز کی فضیلت میں ۴۹ انچاسواں باب بے نماز کے عذاب کے
بیان میں ۵۰ پچاسواں باب عرصات اور عذاب جہنم میں ۵۱ اکاونواں باب بھی عذاب جہنم میں ۵۲ باونواں باب خوف اور گناہ
کے بیان میں ۵۳ ترپنواں باب توبہ کی فضیلت میں ۵۴ چونواں باب ظلم کے انجام میں ۵۵ پچپنواں باب یتیم کے ظلم اور اولاد جعفر
کے قتل میں ۵۶ چھپنواں باب کبر کے انجام میں ۵۷ ستاونواں باب تواضع اور قناعت کے فضل میں ۵۸ اٹھاونواں باب
دنیا کے غرور کے بیان میں ۵۹ انسٹھواں باب دنیا کے ساتھ مغرور نہ ہونے اور تقویٰ پر ابھارنے کے بیان میں ۶۰ ساٹھواں
باب صدقہ کی فضیلت کے بیان میں ۶۱ اکسٹھواں باب مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرنے کے بیان میں ۶۲ باسٹھواں
باب وضو کی فضیلت میں ۶۳ ترسٹھواں باب نماز اور اس کی محافظت کی فضیلت میں۔ ۶۴ چونسٹھواں
باب قیامت کے ذکر کے بیان میں ۶۵ پینسٹھواں باب جہنم کی صفت اور اس کے طبقات کے بیان اور صراط و میزان کے ذکر
میں۔ ۶۶ چھیاسٹھواں باب کبر اور عجب کی مذمت میں ۶۷ ستاسٹھواں باب یتیم کے ساتھ احسان کرنے اور ظلم سے
اجتناب کرنے کے بیان میں ۶۸ اٹھاسٹھواں باب اکل حلال کی طلب اور حرام سے پرہیز کرنے کے بیان میں انہترواں
باب یتیم کے ساتھ احسان کرنے اور ظلم سے پرہیز کرنے کے بیان میں ۷۰ سترھواں باب بندوں کے حقوق کی ادائگی پر ابھارنے
میں ۷۱ اکہترواں باب اتباع ہویٰ سے روکنے اور زہد کی فضیلت میں ۷۲ بہترواں باب جنت اور جنتیوں کی صفت میں
۷۳ تہترواں باب صبر اور رضا اور قناعت میں ۷۴ چوہترواں باب توکل کی فضیلت اور رزق کے ذکر میں ۷۵ پچھترواں
باب مسجد کی فضیلت اور اس میں دنیا کا کلام کرنے کی نہی میں ۷۶ چھہترواں باب ریاضت اور اہل کرامت کی فضیلت میں
۷۷ سترواں باب ایمان کی فضیلت اور نفاق کی مذمت میں ۷۸ اٹھہترواں باب غیبت اور چغلی سے منع کرنے اور
ذکر کی فضیلت میں ۷۹ اناسیواں باب بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بعض فضائل اور شیطان کی عداوت کے بیان میں ۸۰ اسیواں
باب محبت کی فضیلت اور عرصات کے محاسبہ میں ۸۱ اکاسیواں باب حق کو باطل کے ساتھ ملانے اور نماز کی فضیلت میں
۸۲ بیاسیواں باب نماز کو باجماعت ادا کرنے میں ۸۳ تراسیواں باب رات کی نماز کے نفل میں ۸۴ چوراسیواں باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی فضیلت اور علما کے بیان میں پچاسیواں باب حسن خلق کے بیان میں
ہنسنے، رونے اور لباس کے بیان میں ستاسیواں باب قرآن اور علم اور علماء کی فضیلت کے بیان میں [illegible]
باب نماز کی فضیلت میں اناسیواں باب والدین کے ساتھ احسان کرنے اور ان کی نافرمانی میں (۹۰) ہمسایوں کے حق اور
مساکین کے ساتھ احسان کرنے کے بیان میں (۹۱) شراب پینے والے کے عذاب میں (۹۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
معراج میں (۹۳) جمعہ کی فضیلت میں (۹۴) بیوی کے شوہر پر حقوق کے بیان میں (۹۵) شوہر کے بیوی پر حقوق کے
بیان میں (۹۶) جہاد کی فضیلت میں (۹۷) شیطان کے مکر میں (۹۸) سماع اور مشبہ کے سننے کی نہی میں (۹۹)
بدعت اور ہولی میں (۱۰۰) بسم اللہ کے فضائل رجب کے مہینہ میں (۱۰۱) شعبان مبارک کے فضائل میں (۱۰۲) حضور اکرم
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے اور ماہِ رمضان کے فضائل میں (۱۰۳) لیلۃ القدر کی فضیلت میں (۱۰۴)
عید کی فضیلت میں (۱۰۵) ایام عشر کی فضیلت میں (۱۰۶) عاشورہ کی فضیلت میں (۱۰۷) ضیافت اور فقراء کی
فضیلت میں (۱۰۸) جنازہ اور قبر اور مسلمانوں کے حقوق اور جنازہ کو رخصت کرنے کے بیان میں (۱۰۹) خوف اور
عذاب جہنم کے ذکر کے بیان میں (۱۱۰) میزان اور اس کی کیفیت کے بیان میں (۱۱۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات
کے بیان میں ؂

بابِ اوّل خوف کے بیان میں: حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور اس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں ساتویں زمین کے نیچے ہے اور اس کے پر ساری مخلوق کی گنتی کے برابر ہیں۔ جب کوئی آدمی میری امت سے خواہ مرد ہو یا عورت میرے اوپر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ نور کے دریا میں جو عرش کے نیچے ہے غوطہ لگاتا ہے اور پھر نکلتا ہے۔ اور پروں کو جھاڑتا ہے اس کے ہر پر سے ایک ایک قطرہ ٹپکتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ہر قطرہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو اس کے لئے قیامت تک مغفرت طلب کرتا رہتا ہے ——— بعض داناؤں نے کہا ہے جسم کی سلامتی طعام کی کمی میں ہے اور روح کی سلامتی گناہوں کی کمی میں ہے اور دین کی سلامتی حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے میں ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ اے ایمان والو اللہ سے تقویٰ اختیار کرو یعنی اس سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو، وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ اور چاہیئے کہ آدمی سوچے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا ہے۔ یعنی اس نے قیامت کے لئے کیا عمل کیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم نیک کام کرو اور صدقہ دو تاکہ تم قیامت کے دن اس کا ثواب پاؤ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور تم اللہ سے ڈرو تحقیق اللہ جو تم کرتے ہو اس کی خبر رکھتا ہے۔ خواہ وہ کام نیک ہو یا برا۔ پس تحقیق قیامت کے دن آسمان اور زمین، رات اور دن اس عمل کی گواہی دیں گے جو ابنِ آدم نے کیا نیک

[torn] یبت، یہاں تک کہ اس کے جوارح بھی اس پر گواہ ہوں گے۔ زمین ،
ایماندار اور زاہد کے لئے گواہی دے گی اور کہے گی کہ اس نے میرے اوپر نماز پڑھی، اس نے میرے اُوپر روزہ
رکھا، اس نے میرے اوپر حج کیا اور جہاد کیا۔ ایماندار اور زاہد خوش ہو گا اور کافر اور گنہگار پر
گواہی دے گی اس نے میرے اُوپر شرک کیا، اس نے میرے اُوپر زنا کیا۔ اس نے میرے اُوپر شراب پی ،
اس نے میرے اُوپر حرام کھایا۔ پس اس کے واسطے اگر خداوند تعالیٰ نے حساب کے اندر سختی کی تو ویل ہے
یعنی ہلاکت اور بربادی اور رنج اور عذاب۔

ایماندار کی تعریف :۔ ایماندار وہ ہے جو اپنے تمام جوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ جیسا کہ
فقیہ ابواللیث نے کہا کہ اللہ تعالےٰ کا خوف سات چیزوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ ان سے پہلی چیز زبان ہے
اس کو جھوٹ اور غیبت اور چغلی، بہتان اور فضول کلام سے باز رکھے اور اس کو اللہ کے ذکر اور تلاوت
قرآن اور مذاکرہ علم میں مشغول رکھے۔ دوسری چیز اس کا دل ہے اس سے بھائیوں کی عداوت اور بہتان، حسد
نکال دے اس لیے کہ حسد نیکیوں کو محو کر دیتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَسَدُ
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب " حسد نیکیوں کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ
لکڑیوں کو کھا لیتی ہے " جان لو ! کہ حسد دل کی بڑی بیماریوں سے ایک بیماری ہے اور دل کی بیماری
کا علاج نہیں کیا جاتا مگر علم اور عمل کے ساتھ تیسری چیز اس کی نظر ہے اس سے وہ حرام چیز کو خواہ
وہ کھانا ہو یا کوئی پینے کی چیز ہو یا پہننے کی چیز ہو یا کوئی اور ہو نہ دیکھے اور دنیا کی طرف بھی رغبت
سے نہ دیکھے بلکہ عبرت کے طور پر دیکھے۔ اور اس کو بھی نہ دیکھے، جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ جیسا کہ نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ "من ملاء عینہ من الحرام ملاء اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ عینہ من
النار " جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے بھرا اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کی آنکھ کو آگ سے بھرے گا۔
اور چوتھی چیز اس کا پیٹ ہے وہ اپنے پیٹ میں حرام داخل نہ کرے اس لئے کہ وہ بڑا گناہ ہے جیسا کہ نبی
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے : اذا وقعت لقمۃ من الحرام فی بطنہ وان مات علی تلک الحالۃ
فماواہ جہنم " جب واقع ہو ایک لقمہ حرام سے ابن آدم کے پیٹ میں لعنت کرتا ہے اس پر ہر فرشتہ
جو زمین اور آسمان میں ہے۔ جب تک کہ وہ لقمہ اس کے پیٹ میں رہے۔ اور اگر مر جائے اسی حالت میں تو اس کا ٹھکانا
جہنم ہو گا۔ پانچویں چیز اس کے ہاتھ ہیں، چاہئے کہ اپنے ہاتھوں کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ ان کو اس چیز کی
طرف لبا کرے جس میں اللہ تعالیٰ کی طاعت ہے۔ کعب الاحبار سے روایت کی گئی ہے اس نے کہا تحقیق اللہ تعالیٰ
نے ایک دار یعنی مکان سبز زبرجد سے پیدا کیا ہے۔ اس میں اور ستر ہزار مکان ہیں۔ اور ہر مکان میں ستر ہزار مکان
ہے نہیں اتارا جائیگا اس میں مگر وہ شخص جس پر حرام پیش کیا گیا۔ پس اس نے اللہ تعالےٰ کے خوف سے اس کو چھوڑ دیا۔ (باقی)

سوانح عمری ـــــ حافظ انور علی صاحب رح

اور باطن کو ذکر و شغل کی غذا پہنچاتی ہے تو کمزور باطن کو طاقت اور قوت آ جاتی ہے جتنا ذکر و شغل زیادہ اتنا ہی باطن کو قوت زیادہ اس سے پہلے ظاہر کا اثر باطن میں پہنچتا تھا باطن ظاہر کے رنگ میں اپنی کمزوری سے رنگا ہوا تھا۔ باطن جتنا اللہ کے ذکر و شغل مراقبہ اور طریقت کے مشغلوں سے طاقت پاتا جاتا ہے باطن کا اور باطن کی ہوش کے نور کا اثر ظاہر میں ظاہر کی ہوش میں آتا جاتا ہے۔ آخر کو اس طرح باطن میں قوت آتے آتے اور ظاہر کی ہوش کمزور ہوتے ہوتے ظاہر باطن کا تابع ہو جاتا ہے اور باطن کا ہوش، باطن کا نور ظاہر کے ہوش و حواس میں آ جاتا ہے ظاہر کو نورانی کر دیتا ہے اس وقت ظاہر دنیا کے سب کام کاج اچھے کرتا ہے۔ پہلی جو ظاہری ہوش گندی اور خراب تھی وہ ظاہر کی خودی اور میں تھی وہ سب بخیریت بیخودی کے دل میں گھر کر لینے اور بس جانے اور مقام ہو جانے سے ہمیشہ کو فنا ہو گئی ہے دل سے ورزش ظاہری نفسانی کی جڑھ کٹ گئی ہے اس کی جگہ باطن کی ہوش شعور اور نور آ گیا ہے۔

غیبت اور بیخودی ظاہر نفسانی کے بہت مسائل بیان فرمائے اور مجھکو فرمایا یہ سب مسائل ایک رسالہ میں لکھو۔ اور اس کا نام غیبیت بانو رکھو، لہٰذا میں نے یہ رسالہ جو ہماری انجمن خادمات الصوفیہ قلعہ برتنگ کے رسالوں سے ایک رسالہ غیبیت بانو ہے چھپوایا ہے، مسائل غیبت اور بیخودی کے متعلق

لکھے ہیں۔ اسی زمانہ میں ملک میں ... وبا پھیل گئی، ابا جان صاحب قدس سرہٗ نے ہم سب لڑکیوں کو اور گھر کے چند افراد کو کسی قریبی گاؤں میں بھیجدیا اور خود والدہ صاحبہ محترمہ مکان ہی پر رہے۔ دو ماہ کی رہائش کے بعد ہم سب عیدالضحیٰ پر گھر آ گئے ابا جان قدس سرہٗ نے ہم سب کے خیریت سے آنے کی بڑی خوشی منائی اور مکان پر بھی سب طرح خیریت رہی اور الحمد للہ پیر بہنیں بھی سلامت رہیں۔ آج ہمیں ابا جان کو صحیح و سلامت دیکھ کر بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ سب اہل محلہ کی پیر بہنیں بھی تشریف لائیں ہیں۔ ابا جان قدس سرہٗ نے آج انجمن خادمات الصوفیہ کا بڑا جشن بنایا اور والدہ محترمہ نے نہایت اہتمام سے سب اللہ والوں کی دعوت کی ہے۔

۱۰- ذالحجہ ۱۳۰ھ صبح ہم دونوں بہنیں حاضر خدمت فیض الرحمت ہو کر شرف قدمبوسی سے مشرف ہوئے، ابا جان قدس سرہٗ نے بہت سے مسائل تصوف بیان فرمائے اور پانچویں لطیفے اخفیٰ کا سبق پڑھایا۔

فرمایا یہ لطیفہ زیر قدم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے نور اس کا سبز ہے مقام کوڑی کے اوپر ہے اس کے بعد رابطہ یعنی محبت پیر کے مسائل بیان فرمائے ایک بہن نے عرض کیا حضرت ہمیں رابطہ کی بابت ذرا وضاحت

[illegible] محبت کو رابطہ [illegible] م پہلے بھی مسائل سن چکی ہو اب لکھا ہوں یہ روحانی ملاپ یعنی پیر کی سچی محبت سچا ملاپ دو طرح کا مرید اور پیر کی روح کا ہوتا ہے ایک پیر کی روح کا مرید کے لطیفے اور روح پر خود بخود ظاہر ہوتا اور بار بار مراقبے میں یا غیبت میں ذکر کی حالت میں جلوہ گر ہونا۔

دوسرے مرید اور مریدنی کا ارادے سے اور تکلف سے اپنے پیر صاحب کی جسمانی شکل کو اپنے خیال اور تصور کی طاقت سے اپنے دل میں لانا یا دل کے سامنے رکھنا اس "تکلف سے صورت پیر کو لانے سے پہلا رابطہ جو مرید اور مریدنی کے دل میں خود بخود صورت مثالی پیر کی آتی ہے۔ وہ اچھی ہے اس کے بعد مردانے میں تشریف لے گئے۔

دوسرے روز مریدوں کے تقاضے پر لاہور تشریف فرما ہوئے اور دو ہفتہ کے بعد آج تشریف لائے ہیں۔ آج محرم کی یکم تاریخ ہے ہم حاضرِ خدمت ہوئے حلقہ کی توجہ میں فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو میرے بعد کیا ہوا ہم نے بیان کیا سن کر فرمایا بہت خوب اور فرمایا میرے لاہور جانے سے پہلے تمہاری پیر بہنوں میں سے کسی نے کہا تھا کہ رابطہ کی بات وضاحت سے سمجھایئے مگر صبح کا وقت بہت کم ہوتا ہے اور باہر مردانے میں بھی اشخاص آجاتے ہیں ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کی ہے کہ انجمن خادمات الصوفیہ کے نام سے ایک جلسہ ہفتہ وار کیا کرو جس میں تمہاری سب بہنیں آیا کریں۔ اور مسائل تصوف پر تبادلہ خیال کیا کریں کہ طالب حق اور طالبہ حق کے لئے بہت ضروری ہے۔ کہ ذکر و فکر مراقبہ کے ساتھ ہی ساتھ مسائل تصوف واقعاتِ انوار ذکر واردات جذب محو جو سالک طالب پر آتے ہیں ان کا حل یہی ہوتا رہے کہ بلا علم طریقت میں قدم رکھنے میں زلتِ اقدام (اقدام کے ڈگمگا جانے) کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور بزرگوں کا قول ہے۔ (کہ بے علم نتواں خدا را شناخت) اس لئے مسائل کا علم ضروری ہے۔ اور تم روزانہ صبح کو حاضر ہوتی رہا کرو اور کوئی بھی صبح کو آئے شوق سے آئے مگر مسائل ہفتہ واری ہوا کریں گے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا چنانچہ ہماری انجمن خادمات کا پہلا جلسہ ہے جس میں ابا جان قدس سرہ نے رابطہ کے مسائل کو وضاحت سے فرمایا اور یہ جلسہ تلاوتِ قرآن مجید سے شروع ہوا۔ ایک بہن نے نہایت خوش گلو سے پڑھا اس کے بعد ابا جان قدس سرہ نے فرمایا کہ لاہور جانے سے پہلے میں نے بتایا تھا کہ مرید کے دل میں جو بلا تصور پیر کی مثالی روحانی صورت مراقبہ کے وقت توجہ ذکر اور نماز میں یا کسی اور حال میں خود بخود مرید کے دل میں تجلی کرتی ہے۔ یہ رابطہ بڑے ہی مرتبہ والا ہے اپنی قوتِ مدرکہ اور خیال کے زور سے صورتِ پیر کو دل میں

(باقی آئندہ)

محدث ہزاروی کا تبلیغ مذہب سُنّی حنفی میں بے مثال تاریخی کارنامہ

۲۳ ہزار مریدوں سمیت فیض الحسن صاحب کا دیوبندیت سے تائب ہونیکا

دلچسپ بیان

برادرانِ اسلام! راقم الحروف بمراد اشاعت اس حقیقت کے اظہار میں مسرت محسوس کرتا ہے کہ اگرچہ میں پشتینی طور پر حنفی ہوں مگر اپنے وطن آزاد کشمیر کرناہ سے دین کا علم حاصل کرنے کی نیت سے جب نکلا تو لاہور پہنچا قسمت کا اتفاق جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری دروازہ شیرانوالہ لاہور سے سابقہ پڑا میں ناواقف تھا اور ان لوگوں نے عوام کو اپنے سُنّی حنفی ہونے کا یقین دلانے میں ایک سوچی سمجھی کارروائی منظم طور پر اختیار کر رکھی ہے لہٰذا میں انہیں سُنّی حنفی خیال کر کے شاگرد بن گیا، مدت سالہا سال بعد سند پائی آخر مُرید کر کے خلیفہ بنا کر اپنے مخصوص طریقے کی تبلیغ پر مقرر کیا کیونکہ میرے خاندانی بزرگوں کی نسبت و برکت سے ملک میں کافی تعداد میں لوگ مجھ سے عقیدت و محبت رکھتے تھے چنانچہ خاندانی حسنِ عقیدت کے علاوہ میں ناواقفی سے ان کے زیر اثر اعتقادی دنیا کی تخریب سے بچ نہ سکا ان کے عقائد و مسائل کی تبلیغ میں بڑا حصہ لیا۔

آزاد کشمیر میں میرے عقیدتمندوں کی تعداد آٹھ ہزار سے بھی زائد ہوگی اور پاکستان کے دوسرے حصوں میں پندرہ ہزار سے کم نہیں، اللہ کا بڑا احسان میری آگاہی اور مزید براہی کا موجب یہ ہوا کہ کچھ ناعاقبت اندیش لوگوں کی اصلیت کا پردہ انکی بے حیا شورش سے ایسا چاک ہوا کہ اسلام اور اہلِ اسلام سے ان کی سیاسی و ملی بیگانگی عوام پر کھل گئی جس سے نوٹ ووٹ کے مفاد کی دنیا خطرے میں پڑ گئی جس کے پیش نظر حال ہی میں خاص خاص حضرات ہزارہ میں خاص کانفرنس کے ضمن میں تشریف لائے تو جناب احمد علی لاہوری دیوبندی کے فرزند بھی آئے ہزارہ کے مختلف مضافات میں شادی وغیرہ کی بعض تباہ کن رسوم اور غفلت بے نمازی سے بچانے کو میں نے کئی ماہ تک کامیاب کوشش کی مگر وعظ تبلیغ میں حسبِ معمول وہابیہ سنیوں کو درود وسلام و قیام نعرۂ رسالت وغیرہ سے روکنے پر زور نہ دیا ان کو یہ معلوم ہوا تو مجھے موضع موہری سے ایبٹ آباد خاص طور پر بلا کر شدت سے منع کیا گیا۔ کہ جس تبلیغ کے لئے تم کو مقرر کیا ہے وہ یہ نہیں کہ تم درود و سلام قیام اور ندائے یا رسُول اللہ یا غوث وغیرہ کو جائز رکھو یہ تو ہمارے سب بزرگوں کے نزدیک شرک و کفر ہے تم بھی اس کو شرک و کفر جان کر چھوڑ دو ورنہ ہماری خلافت سے دست بردار ہو جاؤ، میں نے کہا یہ عقیدہ تو تمام اہل اسلام کے معمول و اعتقاد کے خلاف ہے کیا جناب احمد علی صاحب اور دیگر تمہارے بڑوں کا بھی یہی عقیدہ ہے انہوں نے صاف اقرار کیا کہ ہمارا

ہے جیسا کہ ہماری
ساجون ... ب میں نے کہا اگر ایسا ہے تو
اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ہے جسے میں کفر سمجھتا
ہوں جب آپکے بڑے چھوٹوں کا یہ حال ہے تو پھر
شاگردوں کی خلافت کا سوال ہی کیا، ایسی شاگردی اور خلافت
سے خدا کی پناہ اس پر خطیب ایبٹ آبادی دیوبندی وہابی
نے حسب عادت بد کلامی شروع کر دی جس پر کافی لے دے
ہوئی حتیٰ کہ انتظامیہ نے مداخلت کر کے شر و فساد کو
مٹایا، غرض ان لوگوں کے دعوے سُنیت حنفیت اور ان
کے عقائد کو سمجھنے سے میں قاصر اور حیران ہی رہ گیا ع

ناطقہ سر بگریباں ہے کہ اسے کیا کہیئے

اب مجھے یہ فکر بھی دامنگیر ہوئی کہ یہ حضرات
کون ہیں اور ان کی اقتداء میں ہمارا انجام کیا ہوگا۔
اللہ کے فضل سے ان کے اس دعوے اور اعتقاد کے اختلاف
سے میرے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ ان کا دعوے
اور عقیدہ ایک نہیں، ساتھ ہی مجھے اس کا از حد افسوس
بھی ہوا کہ سالہا سال ان لوگوں کی نمائش و دعویٰ پر ان
کا ساتھ ناحق دیا۔ اور اب جاکر پتہ چلا ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا

جب قرآن اور حدیث پر ان کے عقائد و اعمال کو پرکھا
جائے تو صاف کھل جاتا ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے
کے اور دکھانے کے اور، پھر مجھے اپنی حالت پر رونا
آیا کہ افسوس بے تحقیق کن لوگوں کے ساتھ رہ کر دین
و ایمان اور عمر کو ضائع کیا اگرچہ خاندانی بزرگوں کی
دعا و برکت سے کئی خلاف شرع رسوم کو روک نے

میں کئی گاؤں میں میرا تبلیغ کا سلسلہ خوب کامیاب رہا
چنانچہ روزنامہ تعمیر میں نشر ہو چکا ہے مگر ایسے خطرناک
طریقے کے پھیلانے والے رسالے بھی لاکھوں کی تعداد میں
دُور دراز تک پھیلاتا رہا نہ معلوم کتنے ہی بندگانِ خدا
کے دین و ایمان کی تباہی کا موجب ہوا ہوگا۔ غرض مجھ
پہ ایک پریشانی کا عالم طاری ہوگیا۔ آخر ان کے دعوے
اور مسلک کے اختلاف کو صحیح طور پر معلوم کرنے
کی ضرورت میرے دل و دماغ پر چھاگئی کہ غور سے
دیکھا جائے تو یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے سیاسی
و ملی خیر خواہ یقیناً نہیں آخر یہ کیا ہیں کسی بے تعصب محقق
عالم اور بزرگ سے اس امر کا راز دریافت کرنا چاہیئے
چنانچہ ایک مدت سے صالح اور معتمد نیک لوگوں سے
دُور و نزدیک یہ پتہ چلتا رہا کہ خانقاہ محبوب آباد،
حویلیاں ہزارہ میں ایک صحیح النسب بزرگ حسینی سید
سنی حنفی المذہب محقق عالم کتاب و سنت اور چہار سلاسل
طریقت کے مجاز و بے لوث اور بے تعصب مبلغِ اسلام
ہیں اور سینکڑوں کتابوں کے مصنف بھی ہیں ملک اور
بیرون ملک لاتعداد لوگ ان کے عقیدت مند ہیں اور
اکثر سننے میں آتا کہ رافضی، خارجی، مرزائی، وہابی،
وغیرہ بد مذہب ان کی صحبت و ارشاد سے ہدایت
یافتہ اور نیک بن گئے۔ دوسری طرف خارج وغیرہ ناحق
ان کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں جس کی انہوں نے
کبھی پرواہ نہیں کی، دل ہی میں آیا کہ انکی خدمت میں
جاکر ان لوگوں کے دعویٰ اور دین کی اصلیت و حقیقت
کا پتہ لگانا چاہیئے اگرچہ عام اور خاص اہلِ اسلام

ان لوگوں کو وہابی خارجی وغیرہ ہی کہتے ہیں تاہم کسی محقق سے تحقیق ضروری ہے۔

چنانچہ ۲۶۔جولائی ۱۹۶۳ء جمعہ کے روز میں اپنے کافی مریدوں کے ہمراہ خانقاہ محبوب آباد شریف کی جامع مسجد حنفیہ میں ایسے مبارک وقت پہنچا جب کہ علامہ الحاج ابو مسعود شاہ صاحب محدث ہزاروی صاحب سجادہ نشین دربار محبوب آباد دامت برکاتہم العالیہ اپنے قدیمی معمول و مشہور دستور کے مطابق، نہایت پُر امن اور پیارے انداز میں کتاب و سنت اور آثار کی روشنی میں نہایت خیر خواہانہ طور پر خطاب فرما رہے تھے۔ اصلاح اعتقاد اور درستی عمل کے ضمن میں ادب و عشق کی ضرورت، اتحاد و تنظیم کی اہمیت، سامعین کے دل و دماغ میں بٹھا کر بغیر کسی کا نام لئے بعض مدعیانِ اسلام کی خدا اور رسول اور بزرگانِ دین کی شان میں مشہور و معروف گستاخیوں سے متنبہ فرما کر دین و ایمان کی حفاظت کی زبردست تلقین فرمائی جس سے میرا یہ عقدہ حل ہو گیا اور میں اتنا متاثر ہوا کہ بغیر کسی شرم جھجک کے مجمع عام میں کھڑے ہو کر اظہارِ حق کرنا ضروری محسوس ہوا چنانچہ خود بخود میں نے کھڑے ہو کر یہ اعلان کیا کہ آج تک میں جن لوگوں کے ساتھ رہا، (یعنی جناب احمد علی صاحب دیوبندی لاہوری) ناواقفی سے شاگرد و مرید رہ کر تضیع اوقات کرتا رہا، خدا کا شکر ہے اور میری سعادت ہے کہ ان لوگوں نے اب تو اپنی حقیقت سے روشناس ہونے کا موقع دیا۔ اور ان کے عقیدے خود ان کی کتابوں سے نکال کر اللہ اور رسول اور بزرگانِ دین کے ادب و ... ثابت ہوئے لہٰذا میں ان کے عقیدے اور نسبت سے بدل تائب ہوں۔ کہ وہ دینِ اسلام کے خلاف ہے اور آج سے میں مع اپنے ۲۳ ہزار مریدوں کے دیوبندی وہابی مذہب سے تائب ہو کر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت ابو مسعود پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی حنفی قادری نقشبندی جماعتی چشتی سہروردی عم فیضہ قطب الارشاد والتصنیف کا ہمیشہ کے لئے مرید ہوتا ہوں۔ جس پر تمام مجمع نے نعرۂ تکبیر و نعرۂ رسالت بلند کئے اور التماس کیا کہ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ آپ نے ہمیں داخل سلسلہ فرما کر بہر حال اتباعِ سنت و طریق حنفیت اور اخلاق و سیرت کی مکمل اصلاح کی تلقین فرمائی جس کا میں اپنے متعدد مقامات کے معتقدوں میں اعلان کر چکا ہوں اور کرتا رہوں گا پھر بعض خانگی ضرورتوں کے تحت مجھے واپس اپنے وطن کرنا جانا پڑا اس لئے چلا گیا اور اب تک وہیں رہا اب جو حضرت سیدنا و مرشدنا محدث ہزاروی مدظلہ کے فرزند ارجمند کی فاتحہ چہلم کی اطلاع پر حاضر ہوا تو مورخہ ۲۷۔ستمبر ۶۳ء بروز جمعۃ المبارک میں نے پھر مجمع عام میں طریقِ دیوبندیت، وہابیت سے اپنے ۲۳ ہزار معتقدوں سمیت بازگشت اور حضور کی بیعت و مذہب سُنی حنفی پر ہمیشہ استقامت کا اعلان کیا۔ حضور نے مکمل میثاقِ طریقت و اتباعِ شرع و پیمان سلسلہ طے کر طریقہ قادریہ محمودیہ کی خلافت کا شرف بخشا جس پہ تمام مجمع میں مسرت کی لہر دوڑ گئی (باقی صفحہ ۱۵)

پیغامِ خلوص

اُٹھ اے پیر بھائی پیغامِ خلوص بن ﴿ چھوڑ دے اختلاف سب پیکرِ خلوص بن

بن کے تو راہِ ہدیٰ میں چل | راہِ نفاق سے نکل
یاس کی آگ میں نہ جل | اپنے غموں کا سوچ حل
ابرِ بہار سے خزاں بدل | بادِ بہار بن کے چل
گلشنِ اتحاد کا | پیغمبرِ خلوص بن

اُٹھ اے پیر بھائی پیغام......

دور دراز ہے سفر | عمر ہے اپنی مختصر
موج کے زور سے نہ ڈر | عزمِ جواں پہ رکھ نظر
دھار کے رخ کو موڑ کر | ساحلِ مراد پر
کشتیٔ اتحاد کا | لنگرِ خلوص بن

اُٹھ اے پیر بھائی.....

سب کو ہے تجھ سے حسنِ ظن | تو ہی ہے شمعِ انجمن
تو ہی ہے رونقِ چمن | تو ہی ہے نازشِ وطن
میرے وطن کے گلبدن | میرے وطن کے سیم تن
بزمِ خلوص میں بھی آ | دلبرِ خلوص بن

اُٹھ اے پیر بھائی.....

رسم و قیود توڑ دے | پنجۂ ظلم موڑ دے
نغمۂ اتحاد چھیڑ | اور دھنوں کو چھوڑ دے
مرہمِ اتفاق سے | ٹوٹے دلوں کو جوڑ دے
قوم کے زخم کے لئے | نشترِ خلوص بن،

اے پیر بھائی اُٹھ ....

عزمِ جواں سے لے تو کام | دامنِ اتحاد تھام
بادۂ اتفاق پی | توڑ دے حسد کا جام
خادمِ قوم بن کے جی | راہِ وفا کا بن امام
تاجِ خلوص سر پہ رکھ | تاجورِ خلوص بن

اُٹھ اے پیر بھائی.....

دونوں جہاں کی نعمتیں | کون و مکاں کی کروٹیں
غنچہ و گل کی نکہتیں | صحن و چمن کی نزہتیں
تیرے لئے ہیں اے عزیز | امن و اماں کی جنتیں
جان اپنی قدر جان | گوہرِ خلوص بن!

اُٹھ اے پیر بھائی......

طرزِ شاعری بدل، | اے شاعرِ حسیں کلام،
ہے جستجو خلوص کی، | دلوں کو آج صبح و شام،
تجھ کو ہے دانش اگر، | شعر و شاعری سے کام،
بات کر خلوص کی، | سخنورِ خلوص بن،

اُٹھ اے پیر بھائی پیغامِ خلوص بن ﴿ چھوڑ دے اختلاف سب، پیکرِ خلوص بن

(جوہر رقم جناب قاضی شیخ بڈھن پہل انڈیا)

• پروفیسر منشاد علی صاحب ایم۔ اے

اِشاعتِ اسلام اور صُوفیائے کرام

(قسط دوم)

حضراتِ گرامی! پیشِ نظر قسط میں تذکرۃ الاولیاء عطار رحمۃ اللہ علیہ کے چند اقتباسات جمع کیے گئے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہ حقیقت سورج سے زیادہ روشن ہو جائے گی کہ دینِ اسلام کی اشاعت حضرات اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کے روحانی تصرفات اور ان کے اخلاق و کردار کی بلندیوں کی رہینِ منت ہے ان مقدسین کی ذواتِ قدسیہ اسوۂ حسنہ نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کی عملی تفسیر ہیں۔ ان حضرات کی نگاہوں میں وہ بڑی قوت ہوتی ہے جس سے قلوب کی ماہیتیں بدل جاتی ہیں اور ان کی توجہاتِ عالیہ میں ایسی مقناطیسیت پائی جاتی ہے جو تقدیریں بدل کر رکھ دیتی ہے ۔

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں[1]

نوٹ:- قسط اوّل کے لئے ملاحظہ ہو انوار الصوفیہ بابت مئی سنہ ۱۹۶۲ء (راقم)

(۱) سلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ہمسایہ تھا۔ آتش پرست، وہ سفر کو گیا۔ گھر میں اندھیرا ہونے کے باعث اس کا شیر خوار بچہ تمام رات کو روتا رہا۔ جب آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا تو اس مجوسی کے گھر میں چراغ کا انتظام کر دیا اب، وہ بچہ چپ رہتا۔ جب وہ شخص سفر سے لوٹا اور حضرت سلطان العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے خُلقِ کریمانہ کا حال سنا تو بیقرار ہو گیا۔ کہنے لگا ہائے افسوس حضرت خواجہ صاحب کی روشنی ہمارے تاریک گھر میں آچکی ہے۔ مگر ہم ابھی تک کفر کی تاریکیوں میں بھٹک رہے ہیں پس فوراً خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوا۔

[1] یہ شعر حقائق سے لبریز ہے اور اس کا ایک ایک حرف حق و صداقت کا مرقع، اسے اعلیٰحضرت امیرِ ملت حضور قبلۂ عالم سرکارِ علی پوری قدس سرہ العزیز کی بارگاہ عالی سے سندِ پسندیدگی اور خلعتِ قبولیت حاصل ہے چنانچہ علامہ محمد طاہر فاروقی مدظلہٗ صدر شعبہ اردو پشاور یونیورسٹی اپنی گراں قدر تصنیف "سیرتِ اقبال" میں رقمطراز ہیں کہ سنہ ۱۹۳۷ء کا واقعہ ہے ایک صحبت میں حضرت قبلۂ عالم محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ نے علامہ اقبال مرحوم سے فرمایا "آپ کا ایک شعر تو ہمیں بھی یاد ہے، اور پھر یہ شعر پڑھا ۔ کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا ۔ نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں' علامہ اقبالؒ یہ سن کر بے حد مسرور ہوئے اور کہنے لگے، "تو میری نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے" (سیرتِ اقبال صفحہ ۱۴۲)

ام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی حالات
ون واقف نہیں، آپ کے روحانی اور عملی کمالات بیان سے باہر ہیں۔ حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ قیصرِ روم نے خلیفۂ اسلام کی خدمت میں خراج کے ساتھ مناظرہ کی غرض سے کچھ عیسائی عالم بھی روانہ کئے اور کہلا بھیجا کہ اگر یہ نصرانی غالب آئے تو آئندہ ٹیکس نہ دیا جائیگا ورنہ بدستور خراج آتا رہے گا۔ خلیفہ نے تمام علمائے بغداد کو جمع کیا تو وہ سب یک زبان ہو کر بولے کہ ہماری طرف سے صرف حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہی کافی ہیں وہی اکیلے مناظرہ کریں گے۔ پھر خلیفہ کے حکم سے سب لوگ دریائے دجلہ کے کنارے جمع ہوئے تب حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ عین دریائے دجلہ کے بیچ میں اپنا مصلّیٰ بچھا کر بیٹھ گئے۔ اور فرمایا جسے بحث مباحثہ اور مناظرہ کرنا ہو وہ یہاں آ جائے، جب ان عیسائیوں (عالموں) نے آپ کی یہ کرامت دیکھی تو سب اسی وقت کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے روم کے بادشاہ کو اس بات کا علم ہوا تو بولا شکر ہے کہ وہ مسلمان بزرگ (حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) روم میں نہیں آئے ورنہ تمام عیسائی مسلمان ہو جاتے۔

(۳) سیدنا حضرت امام حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو پرندے تک تڑپ رہے تھے اور آپ کے تابوت شریف پر بیقراری کے عالم میں سر پٹختے تھے یہ منظر دیکھ کر دو ہزار یہودی اور آتش پرست دائرۂ اسلام میں داخل ہو گئے۔

خیال فرمایئے کہ ایک مردِ کامل کی کیا عظمت ہے کہ اس کی برکت سے بعد وفات بھی ہزاروں جہنمی جنتی بن رہے ہیں۔ کیا اب بھی کوئی انصاف پسند کہہ سکتا ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا؟

(۴) سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ صوفیائے کرام میں ایک نہایت ممتاز مقام رکھتے ہیں آپ کے ماموں اور مرشد حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا کہ اے جنید! اب تم وعظ کیا کرو، مگر آپ نے پاسِ ادب سے اعراض ہی کیا، آخر ایک روز حضور سیّد عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلّم کے جمالِ جہاں آرا سے مشرف ہوئے، بارگاہِ نبوی سے بھی یہی حکم صادر ہوا کہ تبلیغِ دین کرو، آپ نے وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تو ایک عالم کو رنگ دیا حضرت شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے کلام میں اتنا اثر تھا کہ وعظ سُن کر کئی ہزار آدمیوں نے اسلام قبول کر لیا

(۵) حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور واقعہ ملاحظہ ہو، فرماتے ہیں ایک بار آپ کو آشوبِ چشم لاحق ہوا۔ ایک مشرک طبیب نے کہا اگر آنکھ کی صحت درکار ہے تو اسے پانی نہ لگنے دیں۔ لیکن جب نماز کا وقت آیا تو آپ نے اس ڈاکٹر کی پرواہ کئے بغیر پورا وضو فرمایا، آنکھ پر بھی پانی ڈالا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے آنکھ کا کچھ خیال نہ کیا، اب رحمتِ خداوندی جوش میں آئی، جونہی نماز سے فارغ ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ

آنکھ بالکل اچھی ہو گئی، درد اور تکلیف کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ وہ طبیب دوبارہ حاضر ہوا اور جب اس نے سارا ماجرا سُنا تو بے اختیار ہو کر پکار اٹھا کہ یہاں عقل عاجز ہے۔ بیشک یہ اسی ذاتِ پاک جل شانہٗ کا کرشمہ ہے۔ جو شافیٔ مطلق ہے، یہ کہا اور اسی آن مسلمان ہو گیا۔

دراصل صوفیائے کرام کی یہ عزیمت، استقلال اور عظمت کروا رہی ہے، جو ہزار قولی وعظوں سے بڑھکر اثر انگیز اور لاکھ تلواروں سے زیادہ تیز ہے، اور یہی یقینِ محکم اور عملِ پیہم ہمیشہ اشاعتِ اسلام کا بہترین ذریعہ رہا ہے۔

(۶) سیدنا حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرہن کی برکت سے قلعہ سومنات کی فتح کا واقعہ محتاجِ اعادہ نہیں۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی افواج میں بد دلی کے آثار دیکھے تو زمین پر سجدہ ریز ہو گئے اور حضرت خواجہ خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے خرقہ مُبارکہ کے وسیلے سے دُعا کی کہ اے مولا! اس کرتے والے بزرگ کے طفیل ہمیں فتح و نصرت عطا فرما! چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ جب سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ نے دُعا سے سر اٹھایا تو فوج کی حالت بدل چکی تھی، اب سپاہیوں نے بپھرے ہوئے شیروں کی طرح حملہ کیا اور میدان جیت لیا۔ رات ہوئی تو سلطان رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شیخ ابوالحسن قدس سرہٗ فرما رہے ہیں:-

"اے محمود! ...م ... کی قدر نہ کی۔ اگر تم دعا ... اس کی بدولت اللہ تعالیٰ تمام کافروں کو مسلمان کر دیتا!"

سبحان اللہ!

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

بقیہ صفحہ ۱۱

بقیہ صفحہ ۱۱

سب نے نعرے لگائے اور مبارکباد دی اس سے قبل کبھی ملک کے اخبارات و رسائل میں اس کی اجمالی اطلاع میری منشا سے دی گئی۔ اور اب یہ بغرضِ اشاعت روانہ ہے مہربانی فرما کر یہ مفصل روئداد من وعن اپنے مؤقر جریدہ میں شائع فرما کر حق و باطل کے امتیاز کو واضح فرمائیں عین نوازش ہو گی۔

میرے لڑکے والا صاحبزادہ فیض الحق جو چودہ برس تک ان لوگوں میں رہا اور اب اللہ نے نجات دی، والحمد للہ علیٰ ذالک۔

از ڈاکٹر نصیر خاں پیکر اکبرآبادی ثم حیدرآباد (پاک) بی اے پارٹ ون نقشبندی مجددی جماعتی

مجاہدِ اعظم

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

تمام انبیاء علیہم السلام میں جو خصوصیات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں وہ کسی نبی یا پیغمبر کو نہیں، آپ ہی کی شخصیت ہے کہ گزشتہ تیرہ صدیوں سے بالکل اپنے حقیقی رنگ میں نمایاں ہے اور خدائے بزرگ و برتر نے اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسا نظم قائم کر دیا ہے کہ آپ کی شخصیت قیامت تک نمایاں ہی رہے گی۔ رسول کی زندگی کے چھوٹے سے چھوٹے حالات سے لے کر بڑے سے بڑے حالات اور واقعات سب اس طرح محفوظ رکھے گئے ہیں کہ آج تک دنیا کے کسی انسان کی زندگی کے متعلق اتنی تفصیلات محفوظ نہیں۔ تاریخ عالم شاہد ہے کہ حضرت کی ذاتِ مقدس ہی ایسی ذات ہے جسے ہم قرآن و حدیث میں آج اتنے قریب سے دیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں حضور رسول اللہ کی ذاتِ گرامی کی عظمت و برتری کا ذکر موجود ہے اور جگہ جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کی بزرگی اور فضیلت کی تعریف فرمائی ہے بہ الفاظ دیگر یوں سمجھیے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی دی ہوئی عظمتِ مصطفٰے بھی مخلوقِ خدا کے علم سے باہر ہے یہی وجہ ہے کہ آپ سے جو معجزے ظہور پذیر ہوتے تھے لاثانی ہیں۔ اب میں حضور رسول مقبول محمد مصطفٰے کے چند روحانی معجزے پیش کرتا ہوں۔

نعت شریف

شاعرِ حقیقت عندلیبِ گلشنِ سنیت حضرت مولانا امید صوفی صاحب مدیر نوری کرن

تعمیر ہوا جب درِ سلطانِ مدینہ ٭ جبریل بنائے گئے دربانِ مدینہ
کعبے کی سحر کسبِ ضیا کرتی ہے جس سے ٭ ضو ریز ہے وہ شامِ بیابانِ مدینہ
سیکھے ہیں نظر والوں نے جبریلِ امیں سے ٭ آدابِ درِ اقدسِ سلطانِ مدینہ
اللہ اسی در سے ملے گا تلاشی ٭ اللہ کا در ہے درِ سلطانِ مدینہ
آدم ہی کہاں ہوتے اگر آپ نہ ہوتے ٭ وہ فرع ہیں اور اصل ہیں سلطانِ مدینہ
دیکھی نہ گئی بیکسی میری سرِ محشر ٭ امداد کو آ ہی گئے سلطانِ مدینہ
رضوان تری جنت بہت اچھی بہت اچھی ٭ لیکن وہ مری خلد گلستانِ مدینہ
ہر ایک کو حاصل نہیں ادراک کی دولت ٭ ملتا ہے نظر والوں کو عرفانِ مدینہ
ایمان دیا ہے مجھے اسلام دیا ہے ٭ تا حشر نہیں بھولوں گا احسانِ مدینہ
کیا سمجھیں وہ تار اس کا جو جھلکی نگاہیں ٭ اربابِ نظر جانتے ہیں شانِ مدینہ

امید اسے حشر کا ڈر ہو نہیں سکتا
حاصل ہو جسے نسبتِ سلطانِ مدینہ

مکہ معظمہ کا ایک وہ دورِ مظلومیت تھا کہ حضور دارِ ارقم میں چھپ چھپ کر تحریکِ اسلامی کو ترقی پر پہنچانے کے مشورے سطے فرمایا کرتے تھے۔ برخلاف اس کے ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں جب کہ قوت کا یہ عالم تھا کہ بادشاہوں اور حاکموں کے نام فرمان ارسال فرمایا کرتے تھے مگر زہد و عبادت، شرافت و مروت خدا ترسی و اطاعتِ الٰہی کی جو روش مکہ معظمہ میں تھی اس میں کچھ بھی تغیر نہ آیا۔

قیصر و کسریٰ کے حاکموں کے نام فرمان بھیجنے والا، مملکتِ اسلامی کا شہنشاہ خود کئی کئی وقت کے فاقے کرتا ہے اپنے ہاتھ سے جوتے گانٹھتا ہے کپڑوں میں پیوند لگاتا ہے یہاں تک کہ مالِ غنیمت سے آئی ہوئی چادریں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ آپ کی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سر پہ چادر بھی نہ ہوتی تھی۔

ایک مرتبہ بحرین سے خراج کی کافی رقم آئی، جسے آنحضرت نے اسی وقت دوسرے لوگوں میں تقسیم کر دی اور اپنے لئے ایک حبہ نہ چھوڑا۔ سبحان اللہ کتنا بڑا جہادِ نفس تھا کیا آج تک کسی پیغمبر یا نبی نے ایسی نفس کشی کی ہے، نہیں ہرگز نہیں! دنیا میں جہادِ نفس کی ایسی نظیر قطعی ناممکن ہے۔ اسی قسم کی ایک دوسری مثال دیکھئے حضور کے دسترخوان پر جو غذا میسر آتی تھی اسے خوشی خوشی نوش فرما لیتے تھے اکثر جو اور گیہوں کی روٹی تناول فرمایا کرتے تھے لیکن اس پر بھی یہ خصوصیت تھی کہ مسلسل تین دن مسلسل پیٹ بھر [illegible] نہ فرمایا، علاوہ ازیں سب سے قابلِ قدر [illegible] لاثانی بات یہ ہے کہ سرکارِ دو عالم نے اپنی پوری زندگی میں کسی شخص کے لئے بددعا نہ فرمائی اور نہ ہی کسی کو برا بھلا کہا۔

جو لوگ آپ پر پتھروں کی بارش کرتے تھے ان کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیا تھا اس جواب کی تصدیق حضرت ابوالعصر حفیظ جالندھری کے اشعار سے بخوبی واضح ہو جاتی ہے ملاحظہ ہو

دعا مانگی الٰہی قوم کو چشمِ بصیرت دے
الٰہی رحم کر ان کو انہیں نورِ ہدایت دے
جہالت ہی نے رکھا ہے صداقت کے خلاف انکو
بچا لے یہ خبر انجان ہیں کر دے معاف انکو
الٰہی فضل کر کہسارِ طائف کے مکینوں پر
الٰہی پھول برسا پتھروں والی زمینوں پر

اس واقعہ کی صداقت کے لئے کہ حضور نبی کریم نے کبھی کسی کو برا بھلا نہ فرمایا، مندرجہ ذیل مثال ملاحظہ فرمائیں:-

حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں کفر کی حالت میں تھا حضور کا مہمان ہوا اور رات کو تمام بکریوں کا دودھ دوہ کر پی گیا۔ مگر جب حضور کو یہ خبر ملی تو انہوں نے کچھ بھی نہ فرمایا اور نہ ہی کسی طرح غصہ کا اظہار فرمایا حالانکہ تمام اہلِ بیتِ نبوی بھوکے رہے۔
کیا آج کل کوئی شخص بھی اس قسم کے مہمان

... کر سکے گا۔ بظاہر تو یہ
... اس قسم کی حرکت سرزد ہونے پر
اگر زیادہ سے زیادہ نرمی برتی اور نفس پر قابو
پانے کی کوشش کی تو شاید نظروں سے غصہ ظاہر
کر کے ضبط کے ساتھ کہدیا جائے کہ جناب آپ
کے لئے میں نے دوسری جگہ انتظام کر دیا ہے۔
وہاں قیام فرمائیں یا پھر بصورتِ دیگر کوئی دوسرا
طریقہ اختیار کر کے مہمان کو نکال دیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مجاہدوں کا
یہ عالم تھا کہ اکثر اوقات غارِ حرا میں جا کر گوشۂ
عزلت میں "چشم بند و گوش بند و لب بہ بند"
ہو کر بیٹھ جاتے تھے اور گھنٹوں یادِ الٰہی میں محو
رہتے تھے۔

جہادِ نفس کا ایک اور واقعہ ملاحظہ فرمائیں:۔
بدر کی جنگ کے وقت چشمے اور کنوئیں پر اہلِ قریش
قابض تھے مگر حضور نے یہ گوارہ نہیں فرمایا کہ دشمنوں
کو پانی پینے سے روکا جائے اور انہیں تڑپا کر مارا جائے
اسی جنگ میں رات کے وقت حضور کے تمام
ساتھی سو گئے مگر آنحضرت رات بھر یادِ الٰہی میں
مصروف رہے کامیابی کی بشارت ملنے کے بعد بھی
اسبابِ ظاہری کے تحت خود فوج مرتب کی اور
اپنے دستِ مبارک میں ہی تیر لے کر صفیں آراستہ
کیں اور جنگ سے متعلق تمام ضروری ہدایات
فرمائیں۔

جنگِ احد میں جس وقت جنگ نہایت خطر
ناک صورت اختیار کئے ہوئے تھی۔ چاروں طرف
سے تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی مسلمان منتشر حالت
میں تھے مگر حضور اپنی سپاہ کے دائرے میں نہایت
دلیرانہ حیثیت سے جمے رہے اتفاق سے عبداللہ نامی
ایک شخص نے آپ کو مجروح کیا جس کی وجہ سے
آپ کا دندان مبارک بھی شہید ہو گیا۔ لیکن حضور نے
اپنی سپاہ کو کسی بھی عنوان ظاہر نہ ہونے دیا۔ اور
مقابلہ پر جمے رہے بالآخر مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔
اب غور فرمائیے کہ حضور کے یہ جنگی مجاہدے
نہ تھے" جواب میں یہی کہنا پڑے گا" بیشک ایسے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
حضور کو کبھی تین دن اس حالت میں نہیں گذرے
کہ مسلسل تین دن پیٹ بھر کر کھانا کھایا ہو، بلکہ
بعض اتفاق ایسے بھی گذرے تھے کہ لگاتار ایک ایک
ماہ گھر میں آگ تک نہیں جلتی تھی اور صرف چھواروں اور
پانی پر گزارہ ہوتا تھا۔ باوجود اس تنگدستی کے حضور
کی فیاضی کا یہ عالم تھا کہ کسی سائل کا سوال رد نہ
فرماتے تھے اور جو کچھ موجود ہوتا تھا اٹھا کر دے دیتے
تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت امیر معاویہ
نے ایک لاکھ درہم حضور کی خدمت میں پیش کئے لیکن شانِ
محمدی کا مجاہدہ ملاحظہ فرمائیں کہ شام تک ایک کوڑی
بھی اپنے پاس نہ رکھی اور تمام رقم غرباء و مساکین
میں تقسیم کر دی یہاں تک کہ اپنے رہنے کا مکان بھی حضرت
امیر معاویہ رضی کے ہاتھ فروخت کر کے اس کی قیمت راہِ خدا میں صرف
کر دی۔ غور فرمائیے کہ بیان کردہ روحانی مجاہدوں سے بڑھکر

از معین الملت مولانا الحاج پیر سید حیدر حسین ...

فضائل قرآن

یہ کتاب ہدایت کا منبع اور چشمہ ہے جو کوئی اس کو چھوڑ کر کسی اور کتاب سے ہدایت کا متلاشی ہو اس کو گمراہی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ یہ کتاب اللہ کی مضبوط رسّی اور ذکر حکیم اور صراطِ مستقیم ہے۔ اور اہلِ اہوا اس کو اپنی خواہشوں کے مطابق بدلنے پر قادر نہیں ہوں گے اور اس کی زبان میں کوئی اور زبان نہیں مل سکے گی۔ یعنی جس زبان میں یہ نازل ہوئی قیامت تک یہ اسی زبان میں پڑھی جائے گی۔ اس کے معانی اور الفاظ کا اللہ محافظ و نگہبان ہے اور اسکے پڑھنے اور سُننے کا لطف و سرور کم نہیں ہوگا اگرچہ اس کو کتنی دفعہ پڑھا جائے۔ اس کے عجائب کبھی ختم نہیں ہوں گے یعنی اس کے معانی میں وہ عجیب عجیب باتیں چھپی ہوئی ہیں جو علماء دین بیان کرتے رہیں گے مگر وہ ختم نہیں ہوں گی، اگرچہ قیامت آجائے۔ علماء اس سے سیر نہیں ہوں گے جوں جوں اس کا علم حاصل ہوگا اس کی بھوک یعنی اس کا علم حاصل کرنے کی حرص بڑھتی جائیگی۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جب اس کو جِنّوں نے سُنا تو وہ فوراً کہہ اُٹھے کہ انا سمعنا قرآناً عجبا، بیشک ہم نے قرآن سُنا جو عجیب ہے، اور نیکی کی طرف راہ نمائی کرتا ہے، ہم اس پر ایمان لائے جس نے اس کی تعلیم کی روشنی میں کوئی بات کی وہ بات سچی ہے اور جس نے اس کی ہدایت کے مطابق عمل کیا اس نے اجر اور ثواب پایا۔ جس نے اس کے ساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا۔ اور جس نے قرآن کی طرف لوگوں کو بُلایا اس نے ہدایت کی توفیق پائی۔ یہ حدیث مشکوٰۃ میں بھی موجود ہے۔

★ جو کوئی شخص اپنے بچھونے پر سونے سے پہلے قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے اور پھر سو جائے تو کوئی چیز اس کے نزدیک آکر اس کو اذیت نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو اس کی ہر موذی چیز اور جانور سے اللہ تعالےٰ کی طرف سے حفاظت رہتی ہے۔

★ جس نے قرآن کو پڑھا، اس نے اپنے دو پہلوؤں کے درمیان نبوت کو لے لیا بغیر اس کے کہ اس کی طرف وحی کی جائے۔

★ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین آدمی ہرگز نہیں گھبرائیں گے اور ان سے حساب نہیں لیا جائے گا اور جب تک اللہ تعالیٰ مخلوق کے حساب سے فارغ نہ ہو وہ کستوری کے ڈھیر پر ہوں گے۔ ان میں سے آپ نے ایک وہ آدمی بتایا

...مت کرائی اور ...یں۔

★ ...یہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس کچے چمڑے میں قرآن ہو گا اس کو آگ نہیں جلائیگی ابو عبیدہ نے کہا کچے چمڑے سے مراد قلب اور جوف ہے۔ یعنی جس شخص نے قرآن کو اپنے دل میں محفوظ کیا اور پھر اس پر عمل کیا اس نے دوزخ کی آگ سے نجات پائی۔

★ حدیث قدسی میں ہے اے پیغمبر ہم نے تیرے اوپر وہ کتاب نازل کی ہے جس کو پانی دھو نہیں سکتا مطلب یہ ہے کہ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر پانی میں اس کے اوراق بہہ بھی جائیں، تو قرآن جو حفاظ کے سینوں میں منقوش ہے ضائع نہیں ہو گا۔ از مسند سابق میں کئی معاندین نے قرآن کو دریا میں بہانے اور آگ میں جلانے کی ناکام کوشش کی بھی مگر وہ قرآن کو جہان سے نیست و نابود کرنے پر قادر نہ ہوئے ان کی کوششوں پر مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں نے اول سے لے کر آخر تک زبانی قرآن سنا کر پانی پھیر دیا۔ جن حدیثوں میں یہ آیا ہے کہ اس کو آگ نہیں جلا سکتی یا اس کو پانی نہیں بہا سکتا اس کا یہی مطلب ہے۔

★ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس نے پڑھا قرآن اور قیام کیا ساتھ اس کے رات کی اور دن کی گھڑیوں میں (قیام سے مراد نماز کا قیام یا اس پر عمل کرنا ہے) اور حلال جانا اس کے حلال کو اور حرام جانا اس کے حرام کو اللہ نے اس کے گوشت اور اس کے خون کو آگ پر حرام کر دیا۔ اور اس کو رفیق بنا دیا ان بزرگ فرشتوں کا جو فرشتوں میں رسول ہیں۔ اور قیامت کے دن قرآن اس کے لئے حجت ہو گا۔

مخلص بابا طریقت خان سخاوت اللہ خان صاحب کی وفات حسرت آیات پر جو ۱۸۔ نومبر کو ہوئی میں نے مندرجہ ذیل اشعار میں اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔ خان صاحب کو بندہ کے ساتھ غیر معمولی محبت اور عقیدت تھی یہ تاثرات اسی محبت کا نتیجہ ہیں۔ (گوہر)

ہوئے واصل بحق اہلِ کمالِ بندگی کہیئے
سخاوت کو جمالِ حسنِ مرشد متقی کہیئے !!
بزرگِ باصفا تھے عاشقِ اہلِ طریقت تھے
انہیں شیدائے اہلبیت اصحابِ نبی کہیئے !!
تھے اپنے خاندان والوں کے حق میں رحمت پیہم
انہیں عثمان کے سر پر وجودِ ظلِ ایزدی کہیئے !!
الٰہی مغفرت کر ان سخاوت پاک طینت کی
وہ اک دیوانہ یزداں کہ شیدائے نبی کہیئے !!

• چراغِ نقشبندی کی ضیا ہر دل میں ہے گوہر •
• سخاوت کو بہ فیضِ عشقِ حسن سرمدی کہیئے •

وائے غم سخاوت صاحب تھے عارفِ حق
یا بے نظیر کہیئے یا بے مثال کہیئے
علم و شرف طریقت اور زہد و اتقا میں
ان کو حبیب مرشد جانِ کمال کہیئے
وہ دورِ حاضر کے درویش اور ولی تھے
ان کو بزرگ فطرت اور خوش خصال کہیئے

قرآن پاک میں بعض تاثیرات کا ذکر

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس گھر میں
سورۃ بقرہ پڑھی جائے اس گھر میں شیطان نہیں داخل
ہوگا۔ اور جب آدمی کسی جگہ بیٹھے اور سورۃ فاتحہ اور
قل ھو اللہ احد پڑھے تو جب تک وہاں بیٹھا رہیگا
کوئی بلا اور مصیبت اس کے نزدیک نہیں آئے گی
اگر کوئی شخص سورہ بقرہ کی پہلی چار آیتیں اور اس
کے بعد آیۃ الکرسی اور پھر اس کے بعد سورہ بقرہ کی
پچھلی دو آیتیں پڑھے تو اس کے اور اس کے گھر
والوں کے نزدیک نہ شیطان آئیگا اور نہ کوئی
اذیت دینے والی چیز۔ جو کوئی کسی حاجت میں مبتلا
ہو اور پوری نہ ہوتی ہو تو حاجت پوری کی نیت
سے سورہ یٰسین پڑھے اس کی حاجت پوری ہو
گی۔ مجنون اور دیوانے آدمی پر سورۃ یٰسین پڑھکر
پھونک مارے اس کا جنون جاتا رہیگا۔ جب کشتی
یا بحری جہاز میں سوار ہو تو بسم اللہ مجرٖیھا و
مرسٰھا ان ربی لغفور الرحیم پڑھے وما قدروا اللہ حق
قدرہٖ۔ اللہ تعالےٰ اس کو دریا میں غرق ہونے
سے پہلے اپنے امان میں رکھیگا۔
ایک برتن میں پانی ڈالیں اور اس پر مندرجہ
ذیل آیات پڑھکر دم کریں۔ پھر وہ پانی مسحور
(جادو کیا گیا) پر بہائیں تو انشاء اللہ سحر کا اثر باطل
اور زائل ہوگا۔ آیات یہ ہیں :-
(۱) فلما القوا قال موسیٰ ما جئتم بہ السحر ان اللہ سیبطلہ ... المجرمون
تک (۲) فوقع الحق وبطل ما کانوا یعملون

جو کوئی صبح اٹھ کر ... تمام دن خوشی میں گزار دے گا۔ اور جو شب ...
اس سورۃ یٰسین پڑھے وہ ساری رات خوشی میں رہیگا
جو کوئی ہر روز رات کو سورۃ واقعہ پڑھے وہ کبھی
فاقہ اور رزق کی تنگی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ جس شخص
پر قرض ہو اور کسی صورت بھی ادا نہ ہوتا ہو وہ
قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشآء
بغیر حساب تک اور پھر اس کے بعد رحمان الدنیا
ورحیم الاخرۃ تعطی من تشاء منھما وتمنع من
تشاء ارحمنی رحمۃ تغنینی بھا عن رحمۃ
من سواک پڑھے اور ہر روز اس کے پڑھنے کو
اپنا معمول بنائے انشاء اللہ وہ بہت جلد قرض سے
سبکدوش ہوگا۔ اگرچہ ڈھیر کے برابر ہو۔ (ان اعمال
کی قارئین رسالہ کو میری طرف سے اجازت ہے)

★ شکریہ ★

ہماری درخواست کو منظور کرتے ہوئے جن دوستوں نے
زکوٰۃ سے رسالہ کی اعانت فرمائی ان کے اسمائے گرامی کا بصد
شکریہ اعلان کیا جاتا ہے۔ اس رقم سے سات ... کے نام
جو دینی مدارس میں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور زکوٰۃ کے مستحق ہیں ایک
سال کے لئے پرچہ جاری کیا جائیگا۔ دیگر حضرات بھی توجہ فرمائیں (رقم)
تبرکاً ... حضرت مولانا الحاج حکیم ... سیالکوٹ 5/-
جناب مستری غلام رسول صاحب ... 25/-
جناب بابو سعید احمد صاحب ... ضلع ... 5/-

مختصر حالات

الحاج حکیم شیخ شاہ محمد امین اللہ صاحب خاموش وصفی نقشبندی جماعتی قادری چشتی نظامی صابری قادری رحمۃ اللہ علیہ





خلیفۂ مجاز حضرت امیر الملت علیپوری رضی اللہ عنہ

مخزنِ رازِ طریقت معدنِ سرِ حقیقت منبعِ فیضِ الٰہی حقائق دانِ اشیائے کماہی حضرت خواجہ شیخ شاہ محمد امین اللہ صاحب خاموش وصفی نقشبندی جماعتی قادری چشتی نظامی، صابری قادری رحمۃ اللہ علیہ ملقب بہ شاہ صاحب رحؒ کے آباء و اجداد اعلیٰ خاندانِ مشائخ سے تھے۔ شاہ صاحب رحؒ و نیز تمام خاندانِ والا شان مستقل باشندہ قصبہ نارہ پرگنہ کڑا تحصیل سراتھو ضلع الہ آباد (بھارت) کے ہیں۔ شاہ صاحب رحؒ کے نانا مولوی حکیم احسان علی خان صاحب قادری رحؒ بہت بڑے جاگیردار تھے اور علمِ حکمت میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے اُن کی تصنیف کردہ کتابیں موسوم بہ طبِ احسانی و قرابادینِ احسانی و معالجاتِ احسانی و مرکباتِ احسانی وغیرہ علمِ طب کی مُدرج ہیں اور انھیں کی بدولت آج کا ایک کم علم انسان بھی اپنے کو حکیم حاذق تصور کر رہا ہے، باوجود ان اعزازات وارسطوئے دوران ہونے کے گورنمنٹ برطانیہ میں آپ ایک ممتاز شخصیت کا درجہ رکھتے تھے، اور اضلاع فتح پور و باندہ میں وکالت سرکاری کے عہدۂ جلیلہ پر فائز تھے۔ خداوند عزوجل نے آپ کو اپنا عشقِ صادق بھی عطا فرمایا تھا اور دنیاوی مصروفیات کے باوجود آپ تلاشِ حق میں سرگرداں رہتے تھے۔ چنانچہ کافی تلاش و جستجو کے بعد آپ نے شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی قدس سرہٗ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور برابر اپنے پیرِ روشن ضمیر کی خدمت بابرکت میں تا زیست حاضری دیتے رہے اپنے نانا مرحوم و مغفور کی طرح شاہ صاحب رحؒ بھی بہت بڑے زمیندار اور حکیم حاذق تھے اور علمِ حکمت میں آپکی معلومات نہایت وسیع تھیں کہ اکثر بڑے بڑے ڈاکٹر آپکی رائے کے محتاج رہتے تھے۔ شاہ صاحب رحؒ اوائلِ عمر ہی میں پابندیٔ شرع شریف و صوم و صلوٰۃ و جذبۂ عشقِ الٰہی میں سرشار تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ نے حضرت شاہ سید صدر الدین احمد صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ قادریہ صدریہ میں شرف بیعت حاصل کیا۔ اور کافی عرصہ تک پیرِ طریقت کی خدمت انجام دے کر منازل فقر طے فرماتے رہے لیکن بعد وصالِ پیرِ روشن ضمیر تعلیم حق تشنۂ تکمیل رہ گئی۔ لہٰذا آپ نے پھر پیر کی تلاش شروع کی اور عرصہ دراز تک تکالیف و اخراجات کثیرہ برداشت کرنے کے بعد حضرت سید فرخ شاہ صاحب مجذوب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی تعلیم حاصل کی لیکن تشفی نہیں ہوئی اور تلاشِ حق برابر جاری رہی، کچھ زمانہ گزرنے کے بعد حضرت حکیم

عبدالقوی ملقب بہ لسان الحق زاد اللہ شرفہ، وبرکتہ سے سلسلہ قادریہ غوثیہ حمزہ بیہ میں شرف بعیت حاصل کیا۔ شاہ صاحبؒ کو ہر سلسلہ میں آپ کے پیرانِ عظام نے خلافت عطا کی تھی کہ آپ کے پاس قرب و جوار و نیز دُور دُور کے فقراء و پیرانِ عظام برابر تشریف لاتے رہتے تھے۔ چونکہ آپکے بزرگی کا شہرہ دور دور تک پہنچا ہُوا تھا اس وجہ سے جو دُور دراز شہروں کے پیران عظامؒ اس نواح میں قدم رنجہ فرماتے تھے وہ شاہ صاحبؒ سے ضرور شرف ملاقات حاصل کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت سیّد عبدالقیوم عرف منظور شاہ صاحب گیسو پوریؒ اِن اطراف میں تشریف لائے تو بغرض ملاقات شاہ صاحبؒ کے درِ دولت پر بھی قدم رنجہ فرمایا اور عرصہ تک شاہ صاحبؒ کے یہاں مقیم رہے۔ دورانِ قیام برابر محفل اذکار منعقد ہوتی رہیں۔ طبیعتوں کی یکجائیت نے رشتۂ الفت و محبت قائم کر دیا چونکہ منظور شاہ صاحبؒ حضرت امیر الملت علی پوری رح کے حلقۂ ارادت میں داخل تھے چنانچہ انھوں نے شاہ صاحب کو امیر الملت علیپوریؒ کے پورے اوصاف حمیدہ سے واقف کرایا۔ شاہ صاحبؒ میں پہلے ہی سے عشقِ الٰہی کا جذبہ بدرجہ اتم موجود تھا اور فقر کی منازل طے فرما چکے تھے لہٰذا آپ کو علی پور شریف سیداں پہنچنے کی ایک دھن سی سوار ہوگئی اور فوراً تمام امورات ضروریہ کو پس پشت ڈال کر علیپور شریف سیداں تشریف لے گئے۔ اور امیر الملت علی پوری رح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ امیر الملت علیپوریؒ کی نظر کیمیا اثر نے پہلی نگاہ میں طالب صادق کے جذبِ صادق کا پورا پورا حال معلوم کر لیا۔ اور شاہ [illegible] بہرہ اندوز کرنے کے بعد ہی تھوڑے [illegible] عطا فرما دیا۔ اس طرح شاہ صاحبؒ کی دیرینہ دلی خواہش پوری ہوگئی اور ہیجانی طبیعت کو پورا پورا سکون حاصل ہوگیا۔ جوئندہ یابندہ کی مثال صادق آئی، آپ تازیست برابر دوسرے تیسرے سال علیپور شریف سیداں تشریف لیجاتے رہے۔ امیر الملت علیپوریؒ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے۔ اور نہایت پیارے پیارے الفاظ کے ساتھ یاد فرمایا کرتے تھے۔ حضرت شمس الملت صاحبزادہ سیّد نور حسین شاہ صاحبؒ بھی آپ سے بہت محبت رکھتے تھے اور اپنا بزرگ خیال فرماتے تھے۔ حضرت شمس الملت دوسرے تیسرے سال مزور قصبہ نارہ تشریف لاتے تھے اور خط و کتابت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہا کرتا تھا۔ حضرت امیر الملت علیپوریؒ نے شاہ صاحبؒ سے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ کو جب مشکل دینی و دنیاوی درپیش آوے تو آپ خط میں لکھ کر بھیجیں اور جواب خط کا انتظار نہ کریں بلکہ دیکھئے کہ آپ کا مقصد پورا ہُوا کہ نہیں۔ اگر مقصد حاصل ہو جاوے تو سمجھ لیجئے کہ خط مل گیا۔ اور اگر خدانخواستہ دلی مقاصد بر نہ آئیں تو سمجھ لیجئے گا کہ خط نہیں پہنچا۔ دوبارہ یاد دہانی فرمادیں۔ چنانچہ شاہ صاحبؒ تازیست اسی ارشاد پر عامل رہے۔ شاہ صاحب بہت مہمان نواز و منکسر المزاج درویش تھے۔ امرا کی صحبت کسی وقت بھی پسند نہ فرماتے تھے۔ فیاضی کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی کو اُن کی کوئی چیز پسند آجاوے تو بلا اکراہ فوراً عطا فرما دیتے تھے۔ آپ کو جانور پالنے کا بہت شوق تھا۔ عربی النسل گھوڑے بمبئی سے

... دوں کے بعد کسی کو شے
... شوق کا تھا کہ جس چیز کا شوق
پیدا ہوا اس کو انتہا تک پہنچا دیتے تھے ایک سے ایک
عمدہ نسل کے گھوڑے حضرت امیر ملتؒ عطا فرماتے تھے ان
کو شاہ صاحبؒ بہت عزیز رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے
کہ یہ گھوڑے مجھکو اسی طرح پیارے ہیں جیسا کہ مجنوں کو لیلےٰ
کی گلیوں کا کتا عزیز تھا۔ ان کے لئے عمدہ عمدہ قسم
کی غذائیں تیار کرا کر کھلاتے اور تاوقتیکہ ان کو نہ کھلا
لیتے خود کھانا تناول نہ فرماتے، گھوڑے ہر وقت اپنی نگہداشت
میں رکھتے تھے۔ کسی دوسرے پر بالکل بھروسہ نہیں کرتے
تھے۔ جب مر جاتے تھے تو گڑھا کھدوا کر دفن کرا دیا کرتے
تھے۔ شاہ صاحبؒ کو امیر ملتؒ سے بے پناہ عشق تھا
یہی وجہ ہے کہ آپ ان کی عطا کردہ اشیاء کو بہت
عزیز رکھتے تھے اور جب جذبۂ عشق میں زیادہ تجدد
ہو جاتے تھے تو علی پور سیداں کی طرف ہاتھ اٹھا کر
والہانہ طور پر اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے ؎

آنکھوں سے دور رہنے کا صاحب گلہ نہیں
دل سے قریب ایسے ہو کچھ فاصلہ نہیں

شاہ صاحب رحؒ کے خصائل و عادات سب مطابق سنت نبوی
تھیں۔ جس بات کا وعدہ آپ کسی شخص سے فرما لیتے تھے
اس کو ہر ممکن طریقہ سے پورا کرتے تھے۔ اپنے نقصانات
کا خیال ہرگز مدنظر نہ رکھتے تھے۔ راقم الحروف کے
جد بزرگوار حضرت محبوب عالم عرف آخوند جی صاحب
جو خود بھی شاہ صاحبؒ سے بے حد محبت کرتے تھے
اپنے پیر طریقت کی خدمت میں حاضر رہتے شاہ صاحب
بھی ان کو مثل اولاد صلبی کے خیال فرماتے تھے۔ جب
علی پور شریف یا کسی دوسری جگہ کے سفر کا ارادہ
فرماتے تو والد صاحب قبلہؒ کو رفیق سفر بناتے آپ کا
اسم گرامی "خان محمد" کے بجائے "محبوب عالم" حضرت
امیر ملت علیپوریؒ کی زبان فیض ترجمان کا رکھا
ہوا ہے۔ امیر ملت کا حکم تھا کہ یہ شخص مجھ کو
بہت زیادہ محبوب ہے اس کا نام محبوب اللہ ہونا چاہیے
تھا۔ مگر میں محبوب عالم رکھتا ہوں۔ اور آج سے یہی
نام ہے۔ چنانچہ بحکم امیر ملتؒ کے پدر بزرگوار نے
اپنا سابقہ نام کبھی ادا نہیں فرمایا۔ شاہ صاحبؒ
کو والد بزرگوار سے اس قدر محبت و الفت تھی کہ
مثال دی جا سکتی ہے۔ جب والد قبلہ کا وصال جنوری
۱۹۳۶ء میں ہوا تو شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ آخوند
کی موت ہماری موت کا پیش خیمہ ہے اب دو تین سال
کا وقت پورا ہونا بھی مشکل نظر آتا ہے۔ چنانچہ بموجب
ارشاد کے ۲۹۔ دسمبر ۱۹۳۶ء کو آپ نے اس دار فانی سے
پردہ فرمایا۔ شاہ صاحب تا زیست حلقۂ ذکر فرماتے
رہے۔ شوق عبادت الٰہی و اتباع سنت مصطفوی میں
آپ مشہور تھے۔ آپ سے بے انتہا کرامات کا اظہار ہوا
جن کا مفصل طور پر اس مختصر مضمون میں لانا ناممکن ہے
انشاء اللہ العزیز کسی دوسرے موقع پر ہدیۂ ناظرین کیا جائے
گا۔ جن کو پڑھ کر یقیناً ایمان میں تازگی پیدا ہوگی آپ کا
مزار مبارک خاص قصبہ نارہ میں آپ کے اہل خاندان کے
قبرستان میں واقع ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے۔ آج بھی
خدا کے فضل و کرم سے شاہ صاحبؒ کے مریدین کی کافی

تعداد موجود ہے اور بہت دُور دراز مقامات تک پھیلی ہوئی ہے۔ شاہ صاحبؒ نے اس دارِ فانی سے پردہ فرمانے سے چند ماہ قبل اپنے خاندانی بھتیجے جناب محمد حاجی صاحب جماعتی کو داخلِ سلسلہ کر کے اپنا خلیفہ مجاز مقرر کر دیا تھا۔ شاہ صاحبؒ امیر الملتؓ کے سابق خلفاء میں ایک ممتاز درجہ رکھتے تھے حضرت ماسٹر کرم الٰہی صاحب جماعتیؒ وغیرہم شاہ صاحبؒ کے قلبی دوستوں میں تھے۔ شاہ صاحبؒ امیر ملتؓ کے دوسرے خلفاءؒ کا تذکرہ خاص مجالس میں فرمایا کرتے تھے شاہ صاحبؒ نے ایک شجرہ بزبانِ فارسی تصنیف فرمایا تھا جو رسالہ انوار الصوفیہ لاہور ۱۹۳۱ء میں شائع ہوا تھا۔ شاہ صاحبؒ کو رسالہ انوار الصوفیہ سے بےحد لگاؤ تھا ملکی بٹوارہ کے پہلے تک۔ آپ برابر رسالہ منگاتے تھے اور تمام اہلِ طریقت و اہلِ خیر حضرات کو رسالہ کی امداد کرنے کی تلقین فرماتے رہا کرتے تھے۔ شجرہ شریف شائع ہونے پر حضرت امیر الملتؓ نے بہت زیادہ دلی مسرت کا اظہار فرمایا تھا۔ اور شاہ صاحبؒ کو ایک خاص گرامی نامہ روانہ فرما کر لکھا تھا، اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔ (باقی آئندہ)

(حافظ محمد عرفان اللہ جماعتی عفی عنہ)

آہ!

گلشنِ حنفیت کا ایک پھول رہا تھا جو جاتا رہا

فخرِ اہلِ سنت و جماعت، ناصرِ سنت و ماحیِ بدعت حضرت مولانا مفتی عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور ۱۷۔ دسمبر بروز منگل طویل عرصہ مریض رہنے کے بعد دارِ فانی سے عالمِ باقی کی طرف رحلت فرما گئے۔ آپ کی رحلت سے عالمِ حنفیت کو جو نقصان اور صدمہ ہوا ہے وہ بیان نہیں ہو سکتا۔ آپ بقیۃ السلف بزرگوں اور جید علماء سے تھے۔ آپ کی ساری عمر تالیف و تصنیف میں گذر گئی پاکستان اور بیرونِ پاکستان کے اکثر اسلامی اور سُنی رسائل و جرائد آپکے قلمی شاہپاروں کے رہینِ منت ہیں۔ آپ نے کئی عربی کتابوں کے تراجم اور شروح لکھی ہیں۔ حال ہی میں آپ نے عزیز المرقات کے نام سے مشکوٰۃ کا ترجمہ اور اس کی شرح لکھی ہے جو عالمِ حنفیت اور سنیت میں قیامت تک دین کی بہت بڑی خدمت سمجھی جائیگی۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ قارئین رسالہ سے بھی استدعا ہے کہ وہ حضرت مولانا کے لئے دعائے مغفرت کریں! ادارہ "انوار الصوفیہ" حضرت مولانا کے صاحبزادے اور دیگر لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے رنج و غم میں برابر کا شریک ہے۔ (ادارہ)

نعت

★ علامہ درد کاکوروی ★

عارضِ پاک ہیں والفجر ہُوَ اللہ کی قسم — گیسوئے پاک ہیں واللّیل مَعَ اللہ کی قسم
آپ کو یا نبی اللہ، ہُوَ اللہ کی قسم — دستگیری ہو مری شانِ یدُ اللہ کی قسم
زلف حاسم تو یہ خال ہیں والنجم اذا — والضحیٰ وصفِ رخِ پاک ہے اللہ کی قسم
حادھیت سے یہ قرآن بتاتا ہے ہمیں — دستِ احمدؐ ہے یدُ اللہ، یہ اللہ کی قسم
اور مازاغ سے ظاہر ہے کہ جھپکی نہ پلک — حق کو ہنستے ہُوئے دیکھا ہے ہُوَ اللہ کی قسم
یا نبی آپ کی شان رؤف اور رحیم — کیجئے لطف و کرم لطف مِنَ اللہ کی قسم
خُلقِ حضرت کا ہے قرآن سراپا گویا — عائشہ رضؓ سے ہے روایت خلق اللہ کی قسم
جس نے دیکھا ہے حضورؐ آپکو، حق کو دیکھا — حسنِ قرآن کی قسم، حسن میری اللہ کی قسم
اب تو آباد مرا گھر ہو حسنؓ کا صدقہ — ہُو کا عالم نہ رہے حسنِ ہُوَ اللہ کی قسم
یہ جو ہے شانِ جلالی یہ جمالی ہو جائے — صدقہ اللہ جمیلؒ کا عفیٰ اللہ کی قسم
غیر کے سامنے ہم ہاتھ نہ پھیلائیں کبھی — کیجئے ایسی مدد شانِ یدُ اللہ کی قسم
جتنے ہیں رند ھو اللہ کے نعرے سے ہیں مست — ھُو ہے تاریخِ محمدؐ کی ھو اللہ کی قسم

عیش و عشرت میں رہوں بسینہ مدینہ ہو جائے
دردِ دل پہ ہو کرم لطفِ مِنَ اللہ کی قسم

بقیہ روئداد عرس مبارک خانقاہ محبوب آباد

زیرِ صدارت :- قبلۂ عالم علی پوری دامت برکاتہم العالیہ



مؤرخہ ۱۲-۱۳-۱۴ جولائی ۱۹۶۳ء کو حویلیاں خانقاہ محبوب میں سالانہ عرس مبارک منعقد ہوا جس میں اعلیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب شمس الملّت شیخ المشائخ قبلہ پیر سیّد حافظ الحاج سیّد نور حسین شاہ صاحب مدظلہٗ سجادہ نشین دربار علی پور اور جناب الحاج سیّد اختر حسین شاہ صاحب کے دو صاحبزادگان سیّد حافظ افضل حسین شاہ صاحب اور سیّد حافظ اشرف حسین شاہ صاحب اور حضرت حافظ الحاج نذر پیر صاحب صاحبِ سجادہ دربار علی پور شریف کے ہمراہ تشریف لائے یہ عرس مبارک بڑی ہی برکتوں اور سعادتوں والا تھا اس عرس مقدس میں علمائے کرام میں جن اصحاب کے اسمائے گرامی سرِ فہرست آتے ہیں اُن میں حضرت حافظ الحاج علامہ پیر سیّد محمود شاہ صاحب گجراتی حضرت سیّد عبدالقادر شاہ صاحب خطیب اعظم راولپنڈی حضرت علامہ خوشی محمد صاحب وغیرہم شامل ہیں

یہ مفصل روئداد ماہنامہ انوار الصوفیہ ماہ ستمبر ۶۳ء میں چھپی جس میں چند خلفاء کے نام شاملِ اشاعت نہ ہو سکے اس عظیم الشان عرس مبارک میں فیضِ عام اس قدر تھا کہ ہم اسے شمار کی حدوں میں محدود کر ہی نہیں سکتے۔ اس لئے محبوبانِ خدا کے ان پسندیدہ احباب کا تذکرہ اور ان کے مراتب و ذمہ داریوں کا اظہار ضروری ہے، درجِ ذیل وہ خوش نصیب صالح نیک بندے ہیں جنہیں اس عظیم الشان تقریب کے موقع پر سعادتِ دارین کی نعمت ملی اور اعلیٰ حضرت عظیم البرکت محدثِ اعظم شیخِ طریقت الحاج ابو مسعود پیر سیّد محمود شاہ صاحب سجادہ نشین دربار عالیہ محبوب آباد حویلیاں مجاز ہر چہار سلاسل طریقت خلیفہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کے خلفاء صاحبان میں ان کے نام داخل کیے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس مضمون کو پہلے مضمون ہی کی قسط نمبر ۲ تصور کیا جائے جو ماہ نامہ انوار الصوفیہ ستمبر ۶۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔

اسمائے گرامی

ان خوش نصیب حضرات کے جنہوں نے چودھویں سالانہ عرس مبارک کے موقع پر دستارِ خلافت پائی اور دین و ملت کی خدمت کے لئے ماذون ہوئے یہ اعلیٰ حضرت محدث علی پوری کے فیوض و برکات کا چمن اپنے اندر ہزار رعنائیاں لئے لہلہا رہا ہے اس چمن پاک کے گلہائے رنگا رنگ کی دلربا خوشبوئیں دل و دماغ کو فرحت بخشتی ہیں دعا ہے کہ مولیٰ کریم اعلیٰ

...سبز و شاداب
...مت رکھے اور جانِ بہار
...امیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی
دامت برکاتہم العالیہ کے سایۂ ولایت کو ہم سب
کے سروں پہ تا قیامت دائم رکھے آمین ثم آمین

۱۔ مولوی سید خورشید حسین شاہ صاحب رضوی حنفی قادری محمودی
جامع حنفیہ چھاؤنی سیالکوٹ۔ پنجاب

۲۔ مولوی سید سکندر شاہ صاحب مشہدی حنفی قادری، محمودی خطیب جامع حنفیہ ... ضلع ہزارہ

۳۔ مولوی سید ارشاد حسین شاہ صاحب قادری محمودی، حسنین آباد، لاہور۔ پنجاب

۴۔ رسالدار میجر صوفی محمد زمان صاحب قادری محمودی
جوہر آباد، پنجاب

۵۔ قاضی محمد شبیر صاحب قادری محمودی اچھرہ۔ لاہور

۶۔ حاجی محمد دین صاحب قادری محمودی لوسر ضلع راولپنڈی

۷۔ سرباز خاں صاحب قادری محمودی ہنگو۔ کراچی

۸۔ محمد شفیع صاحب کورنگی قادری محمودی۔ کراچی

۹۔ کیپٹن اصغر علی شاہین قادری محمودی۔ گجرات

۱۰۔ صوفی امیر احمد صاحب قادری محمودی حسن ابدال

۱۱۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب قادری محمودی (جو اپنے ۲۳ ہزار مریدوں سمیت بعد کو حضرت کی تبلیغ پر دیوبندیت وہابیت سے تائب ہو کر داخل سلسلہ ہوئے اور خلافت پائی) جن کے متعلق ملک کے اخبارات و رسائل میں نشر ہو چکا ہے۔ اور رسالہ انوار الصوفیہ میں بھی مفصل آ رہا ہے۔

۱۲۔ صوفی ماسٹر محمد زمان صاحب نقشبندی جاجتی ...

ضلع کیمبل پور کو اعلیٰ حضرت علی پوری مدظلہ نے مجاز فرمایا اور اجازت عام فرمائی۔

اور مندرجہ ذیل اصحاب امیر حلقہ مقرر ہوئے:۔

۱۔ خان محمد ایوب خان صاحب قادری محمودی چک ۲۲ سرگودھا

۲۔ ملک محمد صادق صاحب چک ۵ بھلوال ضلع سرگودھا

۳۔ صوبیدار محمد عجائب خاں قادری محمودی ضلع راولپنڈی

۴۔ جمعدار چوہدری غلام رسول صاحب قادری محمودی لائلپور

۵۔ صوبیدار غلام علی خاں صاحب قادری محمودی پنڈ گھیب

۶۔ جمعدار محمد اکبر صاحب قادری محمودی چک ۲ بھلوال ضلع سرگودھا

۷۔ جمعدار فضل داد صاحب قادری محمودی راولپنڈی

۸۔ چوہدری ڈاکٹر عبدالوحید صاحب قادری محمودی لاہور رحمانپورہ

۹۔ محمد جعفر صاحب قادری محمودی باٹی ضلع کیمبلپور

۱۰۔ صوفی سلطان محمود صاحب قادری محمودی حسن ابدال

۱۱۔ سید اشرف علی صاحب قادری محمودی رحمانپورہ لاہور

۱۲۔ حبیب خان صاحب قادری محمودی منرال پنڈ داد نخاں

۱۳۔ نذر حسین صاحب قادری محمودی نور پور سیٹھی ضلع جہلم

۱۴۔ عبد الغفار صاحب حسنین آباد۔ لاہور

۱۵۔ راجہ زمان علی صاحب قادری محمودی کھلہ ضلع مظفر آباد

۱۶۔ راجہ محمد زمان صاحب قادری محمودی نمبردار سرال چکار مظفر آباد

۱۷۔ ملک محمد حیات قادری محمودی چنہ ضلع سرگودھا

۱۸۔ مولوی جہانگیر خاں صاحب قادری محمودی چکڑالہ میانوالی

۱۹۔ اللہ یار خانصاحب قادری محمودی ڈھبہ کرسیال میانوالی

۲۰۔ سید اولاد حسین صاحب پنشنر لفٹنٹ جلالپور میانوالی

۲۱۔ صوفی عبد المجید صاحب قادری محمودی راولپنڈی

۲۲۔ محمد آزاد قادری محمودی راولپنڈی۔

۲۳۔ مولوی محمد اسحاق امام مسجد و سجادہ نشین ٹیالی کھوئیہ راولپنڈی

۲۴۔ توفیق احمد خاں صاحب کوہاٹ

۲۵۔ ڈاکٹر محمد یوسف خاں صاحب قادری محمودی کوہاٹ

۲۶۔ صوفی ماسٹر لال حسین صاحب قادری محمودی گلگت

۲۷۔ علی گوہر صاحب قادری محمودی بنگال

۲۸۔ جمعدار ہیڈ کلرک عبدالعزیز قادری محمودی سلہٹ

۲۹۔ سید محمود حسین شاہ صاحب قادری محمودی کھاکھر

۳۰۔ محمد اسلم فیضی القادری محمودی کوہاٹ

۳۱۔ علی شاہ صاحب قادری محمودی کراچی

۳۲۔ جمعدار امیر خاں صاحب قادری محمودی پڑاجانگلی کھیلیہ ضلع

۳۳۔ جمعدار داد خاں صاحب قادری محمودی سید کسراں راولپنڈی

۳۴۔ شیخ سیف علی صاحب صدیقی قادری محمودی گرالی ضلع گجرات

۳۵۔ محمد یوسف صاحب قادری محمودی سعادتیہ گجرات

۳۶۔ عدالت خاں صاحب قادری محمودی کھائی کوٹلی جہلم

۳۷۔ جمعدار راجہ محمد اکرم صاحب قادری محمودی بڑل پنڈوری جہلم

۳۸۔ صوبیدار ڈاکٹر محمد شاہ صاحب قادری محمودی نکیال آزاد کشمیر

۳۹۔ مولوی حکیم محمد شاہ صاحب قادری بنگاہ گالہ نکیال آزاد کشمیر

۴۰۔ مولوی سید ولایت شاہ صاحب قادری محمودی " "

۴۱۔ مولوی نور محمد شاہ صاحب قادری محمودی " "

۴۲۔ مولانا مولوی محمد یوسف صاحب فاضل دارالعلوم منظر اسلام لائلپور، صدر مدرس دارالعلوم حنفیہ نکیال آزاد کشمیر

اطلاع

• عرس شریف منڈی کھلدن ضلع سرگودھا

حسب سابق رئیس السالکین امام العارفین قدوۃ الاصفیا سند العلماء مولانا الحاج حضرت سراج الملت والدین پیر سید محمد حسین شاہ صاحب قدس سرہٗ علی پوری کا سالانہ عرس شریف نہایت تزک و احتشام سے ہوا جس میں یارانِ طریقت نے دل کھول کر حصہ لیا۔ رات کو غزالیٔ وقت علامہ جوہر الملت مولانا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری نے نہایت عالمانہ اور محققانہ وعظ فرمایا جس سے جملہ حاضرین نہایت محظوظ ہوئے۔ قریباً رات کے ۱۱ بجے یہ نورانی محفل صلوٰۃ و سلام و دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب پر ختم ہوئی محفل میں تبرک کے طور پر لڈو تقسیم کئے گئے۔

شوکت علی کلاتھ مرچنٹ منڈی کھلدن

• عرس شریف مزنگ لاہور

۹۔ دسمبر بروز منگل مزنگ لاہور میں زیر اہتمام انجمن خدام الصوفیہ حضرت سراج الملت قدس سرہٗ کا سالانہ عرس شریف بڑے احتشام سے منعقد ہوا غزالیٔ وقت علامہ جوہر الملت مولانا الحاج پیر سید اختر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی علی پوری نے جلسہ کی صدارت کی اور نماز کے موضوع پر نہایت محققانہ وعظ فرمایا قریباً ۱۲ بجے یہ مبارک جلسہ صلوٰۃ و سلام پر ختم ہوا۔ جملہ یارانِ طریقت کو زردہ پلاؤ اور قورمہ سے پر تکلف کھانا کھلایا گیا۔ یارانِ طریقت مزنگ نے خصوصاً ⁂

⁂ صوفی محمد مشتاق احمد صاحب اور بابو محمد صادق صاحب اور بابو غلام سرور صاحب نے خوب دل کھول کر حصہ لیا اور حسنِ انتظام میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی ÷

دورِ حاضر اور مخبرِ صادق کی پیشینگوئیاں

مردوں کی کمی، شراب خوری، اور زنا کی کثرت ہوگی،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ بھی ہے۔ کہ علم اُٹھ جائے گا جہالت بہت بڑھ جائیگی، زنا کی کثرت ہوگی شراب بہت پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے، عورتیں اسی قدر زیادہ ہو جائیں گی کہ پچاس عورتوں کو خبرگیری کے لئے ایک ہی مرد ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے۔ اس وقت ہو بہو ہو رہا ہے البتہ عورتوں کی ابھی اتنی زیادتی نہیں ہوئی جتنی اس حدیث میں مذکور ہے مگر عنقریب ہی یورپ کی جنگیں اس پیشین گوئی کو سچا کر دکھانے والی ہیں۔

علم اٹھ جائیگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ (اسلام کے) فرائض خود بھی سیکھو اور لوگوں کو بھی سکھاؤ، قرآن خود پڑھو کیونکہ میں تمہارے پاس سے جانے والا ہوں اور علم بھی اٹھ جائیگا اور فتنے ظاہر ہوں گے حتیٰ کہ جب کسی معاملہ میں دو شخص لڑیں گے تو کوئی فیصلہ کرنے والا تک نہ ملے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں میں سے خدا علم کو اچانک نہ اٹھائیگا بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو رفتہ رفتہ ختم کردیگا حتیٰ کہ جب خدا کسی عالم کو نہ چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو امیر اور (صدر) بنائیں گے۔ اور ان سے (مسائل اور معاملات کے بارے میں) سوال کئے جائیں گے تو وہ بغیر علم کے فتوے دیں گے اور خود بھی گمراہ ہوں گے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (مشکوٰۃ)

عمر میں بے برکتی ہوجائیگی

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ وقت جلدی جلدی نہ گزرنے لگے۔ (پھر اس کی تشریح فرمائی کہ) ایک سال ایک ماہ کے برابر ہوگا اور ایک ماہ ایک ہفتہ کے برابر ہوگا۔ اور ایک ہفتہ ایک دن کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک گھڑی کے برابر ہوگا

اور ایک گھڑی ایسے گذر جائیگی جس طرح آگ کا
شعلہ یکایک بھڑک کر ختم ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)
وقت جلدی جلدی گزرنے کا مطلب کیا ہے
اس کے بارے میں شارحین حدیث کے مختلف
اقوال ہیں۔ اقرب اور راجح یہ ہے کہ عمریں بے برکت
ہو جائیں گی اور انسان اپنی عمر سے دین و دنیا کے وہ
سب فائدے حاصل نہ کر سکے گا جو اس قدر لمبے
وقت میں حاصل ہو سکتے تھے۔ حاشیہ مشکوٰۃ
فقیر عرض کرتا ہے کہ آئندہ عمروں میں کیا کچھ
بے برکتی ہونے والی ہے۔ اسے تو خدا ہی جانتا ہے
اس وقت کا حال تو یہ ہے کہ جب مہینہ یا ہفتہ
ختم ہو جاتا ہے تو فوراً خیال آ جاتا ہے کہ ابھی تو
شروع ہوا تھا یکایک ختم ہو گیا۔ اس حقیقت سے
آج کے انسان انکار نہیں کر سکتے۔

کنجوسی عام ہو گی اور قتل کی کثرت ہو گی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آئندہ زمانہ جلدی
جلدی گزرنے لگے گا اور علم اٹھ جائے گا۔ فتنے ظاہر
ہوں گے۔ اور دلوں میں کنجوسی ڈال دی جائے گی
اور قتل کی کثرت ہو گی۔ (بخاری و مسلم)

شراب کو نام بدل کر حلال کریں گے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ سب سے پہلے اس طرح اسلام کو بگاڑنے کی
کوشش کی جائے گی کہ جس ...
اسے سختی سے حرام فرمایا ہے۔ اس ...
کو حلال کر لیں گے۔ (دارمی)

یعنی اسلام کے مدعی اس زمانے میں اس قدر
دیدہ دلیری سے کام لیں گے کہ خدا کو بھی دھوکہ دینے
کی کوشش کریں گے۔ شراب جیسی چیز کو بھی جسے
قرآن نے ناپاک اور شیطان کا عمل اور آپس کے
بغض و عداوت کا باعث اور ذکر اللہ اور نماز
سے روکنے کا شیطانی آلہ بتا کر سختی سے بچنے کا
حکم فرمایا ہے) نہ صرف پئیں گے بلکہ اس کا نام بدل
کر حلال سمجھ لیں گے۔

مسلم کی ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو زکوٰۃ وصول
کرنے کے لئے بھیجا جنہیں ابن اللتبیہ کہتے تھے جب
وہ زکوٰۃ وصول کر کے لائے تو عرض کیا یہ تمہارا ہے،
(یعنی بیت المال کا حصہ ہے) اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا
ہے۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ
دیا اور حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا :-

اما بعد، میں تم میں سے بعض لوگوں کو ان
کاموں کے لئے مقرر کرتا ہوں جن کا خدا نے مجھے
متولی بنایا ہے تو ان میں سے ایک آ کر کہتا ہے کہ یہ
تمہارا ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے (اگر ایسی
ہی پوزیشن دیکھتا تھا) تو اپنے باپ یا ماں کے گھر
میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ پھر دیکھتا کہ اسے ہدیہ دیا
جاتا ہے یا نہیں۔"

...ں کے کھر میں " اس ...ہے کہ جو چیز عہدہ کی وجہ سے ملے وہ رشوت ہی ہے ۔ اعاذنا اللہ منہ

حرام چیز کا نام بدل کر اور اس کی دوسری صورت بنا کر حلال سمجھ لینا اس امت سے پہلے لوگوں میں بھی رائج تھا۔ چنانچہ صحیحین کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہودیوں پر خدا کی لعنت ہو کہ جب خدا نے چربی کا استعمال ان پر حرام کر دیا تو اسے اچھی صورت میں (یعنی تیل بنا کر) بیچا اور اس کی قیمت کھا گئے۔

سود عام ہوگا اور حلال و حرام کا خیال نہ کیا جائیگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان یہ پروا نہ کریگا کہ اس نے حلال حاصل کیا ہے یا حرام لیا (بخاری)

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ آج کل حلال تو ملتا ہی نہیں یہ سمجھنا کہ حلال آجکل ملتا ہی نہیں نفس کا دھوکہ ہے چونکہ حلال کا دھیان رکھنے کی وجہ سے انسان قیود و حدود میں بندھ جاتا ہے۔ اور بقول حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اَلْحَلَالُ لَا یَحْتَمِلُ السَّرَفَ حلال میں فضول خرچی کی گنجائش نہیں ہوتی اور عیش و مستی کی زندگی گزارنے کا موقع نہیں ملتا۔ اس لئے نفس یہ تاویل سمجھاتا ہے کہ آجکل حلال تو ملتا ہی نہیں لہٰذا حرام و حلال کا خیال فضول ہے۔ لیکن جن بندوں کے دل میں خدا کا خوف ہے اور جنہوں نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ (مشکوٰۃ)

اخبار آستانۂ عالیہ علی پور شریف

حضرت مولانا الحاج زبدۃ العارفین امام السالکین شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب سجادہ نشین حیدرآباد دکن رونق افروز ہیں غالباً رمضان المبارک میں علی پور شریف تشریف لے آئیں گے۔ حضرت مولانا علامہ جوہر الملت پیر سید اختر حسین شاہ صاحب لائل پور تک ۲۶ نومبر تشریف فرما رہے مولانا الحاج پیر سید انور حسین شاہ صاحب اور حضرت مولانا الحاج پیر سید بشیر حسین شاہ صاحب و دیگر صاحبزادگان علی پور شریف رونق افروز ہیں حضرت مولانا الحاج معین الملت پیر سید منیر حسین شاہ صاحب مدظلہم العالی حجاز تشریف لے گئے ہیں۔ آپکا یہ سفر اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت کے لئے ہے امید غالب ہے کہ آپ بھی رمضان شریف تک واپس تشریف لے آئیں گے مدرسہ نقشبندیہ میں ۱۵ شعبان المعظم کو طلبہ کا امتحان لینے کے بعد دس شوال تک تعطیلات کر دی ہیں۔ امسال ۱۵ مستعلمین امتحان میں کامیاب ہو کر آئندہ سال دورۂ حدیث میں داخلہ لینے کے قابل ہوئے ہیں جملہ یارانِ طریقت کا فرض ہے کہ اس علمی اور تبلیغی ادارہ کو چلانے کے لئے زکوٰۃ و عطیات سے اس کی فراخدلی سے مالی اعانت کریں مدرسہ کے متعلق جملہ رقوم حضرت مولانا پیر افضل حسین شاہ صاحب کے نام علی پور شریف ترسیل کی جائیں مخیر حضرات کو چاہیئے کہ سردی کے موسم میں طلبہ کے لئے کمبل اور گرم کوٹ بھیجیں (گوہر)

اطلاعات

★ **محدث ہزاروی مدظلہم العالی کی اعانت**

جناب محدث صاحب ہزاروی نے وعدہ فرمایا ہے کہ جنوری کا شمارہ پانچ سو کی تعداد میں اپنے یاروں میں تقسیم کروں گا۔ اس طرح فی کاپی آٹھ آنے کے حساب سے اڑھائی سو روپیہ جناب محدث صاحب مدظلہم العالی کی گراں قدر اعانت تصور کی جائیگی۔ ادارہ آنجناب کا خلوصِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

اگر جناب محدث ہزاروی صاحب جنوری کا رسالہ خریدنے والوں کو ایک سال کے لئے مستقل خریدار بنائیں تو آپ کے التفاتِ کریمانہ سے بعید نہیں ہے۔ جناب صاحبزادہ فیض الحسن صاحب جن کے آزاد کشمیر میں اٹھارہ ہزار سے زائد اور پاکستان کے دوسرے حصوں میں پندرہ ہزار سے کم مرید نہیں، اپنے مریدین و معتقدین میں رسالہ کے ہزاروں خریدار بنائیں۔ تو ان کی اس مدد سے رسالہ کے ناتواں بازوؤں میں بے پناہ قوت آ سکتی ہے۔ امید ہے جناب صاحبزادہ صاحب اس سلسلہ میں میرے ساتھ خط و کتابت بھی کریں گے۔

(احقر غلام رسول گوہر)

★ **مستحقین زکوٰۃ کے نام رسالہ جاری کرائیں**

دفتر میں دینی مدارس کے طلبہ کے تقریباً پچاس خطوط وصول ہوئے ہیں کہ ان کے نام زکوٰۃ فنڈ سے ایک سال کے لئے ماہنامہ "انوار الصوفیہ" جاری کیا جائے۔ دوسرے اداروں کو تو رجب کے مہینہ میں جیسا کہ عام رسالوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے، مخیر حضرات نے سینکڑوں روپے ارسال کئے ہیں۔ مگر ہمیں تو آج تک صرف وہی رقم وصول ہوئی ہے جس کا ہم نے شکریہ کے ساتھ ذکر کر دیا ہے۔ اس سے صرف ۱۲ مستحق زکوٰۃ طلبہ کے نام رسالہ جاری کر دیا گیا ہے۔ باقی خطوط کی تعمیل مخیر حضرات کے نظرِ کرم پر موقوف ہے۔

★ **آئینۂ نماز**

نماز کے مسائل میں بڑی جامع کتاب لکھی گئی ہے۔ قیمت پچاس پیسے۔

★ **افضل الرسل**

حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل پر حضرت سراج الملت پیر سید محمد حسین شاہ صاحب

...سلہ حافظ
پڑھے اور سجادہ نشین اور
الحاج معین الملت پیر سید حیدر حسین
شاہ صاحب مدظلہم العالی کی صدارت میں رات کو
نعت خوانی ہوئی اور علمائے کرام نے اپنے مواعظ حسنہ
سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

★ جامع مسجد قصور میں عرس شریف

حضرت پیر بڈھا صاحب سجادہ نشین داد
والی شریف کی زیر صدارت ۱۲-۱۳- دسمبر بروز
جمعرات جمعہ زیر صدارت زبدۃ العارفین حضرت مولانا
پیر سید شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف
ہوا۔ جناب صاحبزادہ صاحب شاہ پیر صاحب نے
جو جلسہ کا نظم ونسق اور اہتمام و انصرام کیا ہوا
تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ جمعہ کی نماز سے قبل
ایڈیٹر انوار الصوفیہ نے معراج کے موضوع پر فاضلانہ
تقریر کی۔ رات کو عشاء کی نماز کے بعد حضرت مولانا
محمد عمر صاحب کے صاحبزادہ صاحب نے بھی
معراج کے موضوع پر ارشاد فرمایا۔ ان دو
حضرات کے علاوہ دیگر علماء نے بھی اپنے مواعظ
حسنہ سے اور نعت خوانوں نے نعت خوانی
سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔

★ لائل پور میں حلقہ ذکر

۲۹- نومبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ آج یاران
طریقت کا ہفتہ وار اجتماع بر مکان چوہدری محمد اسمٰعیل
صاحب صراف منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً 16/17 یاران
طریقت معہ عہدیداران انجمن خدام الصوفیہ نے شرکت کی۔
ختم خواجگان اور حلقہ ذکر و سلام و دعا کے بعد
ممبران انجمن نے کاروائی کرتے ہوئے شیخ غلام
جیلانی پراچہ مالک "صداقت ہوزری" جناح کالونی
لائل پور کو بہ اتفاق رائے انجمن مذکورہ کا سیکرٹری
مقرر کیا ہے۔ لہٰذا تمام یاران طریقت لائل پور
شہر، ہر قسم کی کاروائی کے عمل درآمد کے لئے
سیکرٹری صاحب مذکورہ سے رجوع کریں۔

فقط۔ بحکم

حاجی چوہدری عطا محمد صاحب صدر انجمن ہذا

★ لائل پور میں حلقہ ذکر

۲۰- دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک،
آج یاران طریقت کا ہفتہ وار اجتماع بر مکان
شیخ غلام جیلانی پراچہ سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ
لائلپور منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ۲۵/۳۰ یاران طریقت
نے شرکت کی۔ ختم خواجگان و حلقہ ذکر اور سلام
و دعا کے بعد دعوت عصرانہ سے تواضع کی گئی۔
اور اس کے بعد قاری حافظ نور محمد صاحب
اور شیخ افتخار احمد صاحب نے بڑے درد اور
ذوق سے نعت خوانی کی بعد ازاں دعائے خیر سے
مجلس برخاست کی گئی۔ فقط

سیکرٹری انجمن ہذا

★ لائلپور میں حلقہ ذکر

۲۷- دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ مبارک آج یاران

قدس سرہٗ کی بڑی لطیف اور پُر مغز کتاب ہے۔
قیمت ۲ روپے

★ تبصرہ

حضرت مولانا قمر صاحب ساکن پنوانہ نے جن کا نام نامی اور اسمِ گرامی رسائل و جرائد میں بدرِ کامل کی طرح درخشاں نظر آتا ہے۔ حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جو حمد و نعت اور مناقب صحابہ اور قصائدِ شیخ و شجرہ نقشبندیہ کا ایک نورانی مجموعہ ہے۔

کتاب کی صوری و معنوی لطافت و نفاست کا حضرت مولانا کا نام ہی ضامن ہے آجکل مجلّہ نورانی ملتان مشہور کی انتظامیہ کے زیر طبع ہے۔ اس کی قیمت غالباً ایک روپیہ ہوگی۔ اس کی چند جلدیں مکتبہ "انوار الصوفیہ" میں بھی رکھی جائیں گی۔ شائقین حضرات مکتبہ "انوار الصوفیہ" یا حضرت مولانا سے طلب کریں۔ مولانا کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:-

پنوانہ۔ ڈاک خانہ خاص۔ تحصیل پسرور
ضلع سیالکوٹ۔ حضرت مولانا قمر یزدانی

• ارتحال •

حضرت مولانا الحاج قاری شہاب الدین جماعتی نقشبندی حیدرآبادی خلیفہ مجاز اعلیٰ حضرت امیر ملت محدث علی پوری قدس سرہ ۲۶۔ رجب المرجب مطابق ۱۳۔ دسمبر بروز جمعہ شب کو تین بجے رحلت فرما ... خاک کیا گیا ... جنازہ پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہم ا... علی پوری نے پڑھائی۔ جس قبر میں آپ کو دفن کیا گیا اس کو آپ نے آج سے ۳۵ سال قبل خود اپنے ہاتھوں سے تیار کروایا ہوا تھا۔ جملہ قارئین رسالہ کی خدمت میں استدعا ہے کہ قاری صاحب کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ادارہ انوار الصوفیہ قاری صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ لواحقین اور جناب محمد خواجہ صاحب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ قاری صاحب کی زندگی کے بعض حالات اور اوصاف فروری کے شمارہ میں شریکِ اشاعت ہوں گے (مدیر)

• شکریہ •

جناب اصغر علی صاحب اسلام پورہ اقبال میڈیکل ہال سے مبلغ -/25 روپے برائے اعانت ادارہ ارسال کئے ہیں۔

ادارہ آپ کا خلوصِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

★ داؤ خان والا میں عرس شریف

۹۔ رجب مطابق ۲۶۔ نومبر حضرت مولانا الحاج ڈاکٹر برکت علی صاحب نقشبندی کے زیر اہتمام قطبِ وقت حضرت حافظ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ راولپنڈی والوں کا دوسرا سالانہ عرس شریف

... پیرے ما شیخ صوفی افتخار ... حضرت قبلۂ عالم امیرِ ملت ... شاہ ... ہیبدری کا منعقد ہوا جس میں تقریباً ۱۸/۲۰ ... یارانِ طریقت نے شرکت کی۔ ختم خواجگان و حلقۂ ذکر اور سلام و دعا کے بعد دعوتِ عصرانہ سے تواضع کی گئی۔ اور اس کے بعد سیکرٹری انجمن نے سابقہ حساب کتاب درست کر کے اراکینِ انجمن کے سامنے پیش کیا۔ جس کو درست پایا گیا۔ اور طریق کار کو سراہا گیا۔ بعدازاں حاجی صوفی ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نے تقریر فرمائی۔ جس میں یارانِ طریقت کو قبلۂ عالم کے چند ارشادات سنائے اور تلقین کی کہ جن دوستوں نے داڑھی نہیں رکھی ان کو چاہیئے کہ وہ ضرور یہ سنتِ نبی اکرم پوری کر کے اپنی شکلیں قبلۂ عالم کے غلاموں کی طرح بنائیں۔ تاکہ آسانی سے پہچان ہو سکے۔

بعد میں حکیم بشیر احمد صاحب برادرِ اکبر شیخ افتخار احمد صاحب کی دوکان کا افتتاح کیا گیا۔ ان کی کامیابی اور ترقی کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اور اس کے بعد مجلس دعائے خیر سے برخواست کی گئی۔ فقط

سیکرٹری انجمن ہذا

*

حسنِ انتخاب

(از ابو طیب محمد عبد العزیز عاجزؔ کوٹ جعفر)

کس قدر اونچا ہے شان، شانِ حسنِ انتخاب
مثبتِ ایمانِ جان، جانِ حسنِ انتخاب

درس عبرت کے لئے یہ درسگاہ عجیب ہے
مرضِ باطن کے لئے درمانِ حسنِ انتخاب

ہر کسی کامل یقیں کو ہے شفائے بالیقیں
بے یقینوں کے لئے حرمانِ حسنِ انتخاب

جب کبھی دیکھو کسی کو اس کی چن لو نیکیاں
اور پھر کر دو وسیع میدانِ حسنِ انتخاب

خوش نصیبوں کی نشانی ہے کہ صبح و شام کو
ان کو رکھتا ہے سدا میلانِ حسنِ انتخاب

نکتہ چین اس درس سے لیتا رہے ہر دم سبق
اس کو تب معلوم ہو گا آنِ حسنِ انتخاب

عسل کش ہر گل سے خوشبو کا جو رس لیتی رہی
سند "شافی" دے اسے قرآن حسنِ انتخاب

دودھ ملتا ہے سدا گوبر لہو کے درمیاں
واہ وا اچھا ہوا، اعلانِ حسنِ انتخاب

رحمتِ ربّ العلیٰ اور رحمتِ خیر الوریٰ
ہر جگہ پایا گیا سامانِ حسنِ انتخاب

جن کو حق بخشے تو ان پہ مغفرت لازم ہوئی
یہ مثالِ بے مثل شایانِ حسنِ انتخاب

مژدہ باد اے عاصیو!! اب چھا گیا ابرِ کرم
متحد بالرّاء ہوئے اخوانِ حسنِ انتخاب

عیب دیکھیں گے کسی کا تو کریں کے درگذر
خوبیاں اپنائیں گے وہ میانِ حسنِ انتخاب

یہ دوا تریاق ہے اصلاح پہ لائے تجھے
مرحبا صد مرحبا!!! احسانِ حسنِ انتخاب

عاجزِ خستہ تجھے رتبہ عالی حسنِ ظن
مالک کو بیّن ہیں، خاقانِ حسنِ انتخاب

نعت شریف

درِ حق پہ جانے کی کوشش نہ کرنا

(حضرت مولانا مہر محمد خان صاحب ہمدم چھانگا مانگا ضلع لاہور)

اگر مصطفٰےؐ سے محبت نہیں ہے
درِ حق پہ جانے کی کوشش نہ کرنا

اگر مصطفٰےؐ سے عقیدت نہیں ہے
تو پڑھنے پڑھانے کی کوشش نہ کرنا

اے حاجی خدا کو منانے کی خاطر
سُنا ہے کہ تم آج کعبے چلے ہو

اگر مصطفٰےؐ کو منایا نہیں ہے
خدا کو منانے کی کوشش نہ کرنا

اگر حق کی چاہے عبادت تو کرنا
تو آبِ محبت سے پہلے وضو کر

اگر دل میں عشقِ محمدؐ نہیں ہے
تو سر کو جھکانے کی کوشش نہ کرنا

اگر تیرے دل میں ہے شوقِ انا الحق
تو سولی پہ چڑھنے کو تیار ہو جا

اگر دار کا خوف ہے تجھ کو صوفی
یہ نعرہ لگانے کی کوشش نہ کرنا

اگر چاہتا ہے تو مولےٰ سے ملنا
محمدؐ سے ملنے کی کوشش کیا کر

اگر مصطفٰےؐ کو نہیں تو نے پایا
تو مولیٰ کو پانے کی کوشش نہ کرنا

نمازِ محبت کے آداب پہلے
امامِ محبت سے جا کر کے سیکھو

اگر تم کو اس کا سلیقہ نہیں ہے
نصیب آزمانے کی کوشش نہ کرنا

اگر چاہتا ہے تو حوروں سے ملنا
عبادت نہیں ہے یہ سوداگری ہے

سمجھتا ہے تو گر عبادت اسی کو
تو تسبیح اٹھانے کی کوشش نہ کرنا

تیرے دل میں آ کر مدینہ بسا ہو
درِ کبریا پہ تیرا سر جھکا ہو

اگر تیرے دل میں مدینہ نہیں ہے
تو کعبے کو جانے کی کوشش نہ کرنا

شرابِ محبت کا ایسا نشہ ہو
بجز اس کے ہمدم نہ کچھ بھی خبر ہو

اگر ہوش دنیا کی باقی رہے کچھ
تو پینے پلانے کی کوشش نہ کرنا

تضمین مناجات

(حامد حسن قادری از کراچی)

زراحت دورم و از غم قریبم
بدرد خود ز درماں بے نصیبم
دریں وادی پریشانِ عجیبم
غریبم یا رسول اللہ غریبم
ندارم در جہاں جز تو حبیبم

دلے دارم پُر از حرص و ہوائے
ز نیکی بے نصیب و بے نوائے
توئی کز درد دل بخشی شفائے
مرض دارم ز عصیاں لا دوائے
مگر الطاف تو گردد طبیبم

نظر دارم بلطف و رافت تو
کہ بیش است از گناہم رحمت تو
پناہ آوردہ ام در حضرت تو
بریں نازم کہ ہستم امت تو
گنہگارم و لیکن خوش نصیبم

رُوح اسلام

(از شاہ انصار الہ آبادی)

محمد کی صورت میں حق جلوہ گر ہے
یہ کس کی ضیاء ضو فروز سحر ہے
یہاں نورِ وحدانیت جلوہ گر ہے
عجب چیز ہے فرقت شاہ والا
جہاں طائر وہم بے بال و پر ہو
مجھے شوق طیبہ، تمہیں شوق سینا
جھلکتے ہیں تاروں میں ذرّے نجف کے
تصور میں اکثر یہ ہوتا ہے دھوکا
محمد کے جلووں سے کونین روشن
حرم دل ہمارا ہے، آنکھیں مدینہ
جسے حفظ واللیل ہو والضحیٰ ہو

حقیقت ہے یا میرا حُسنِ نظر ہے
کہ ہر ذرّہ اپنی جگہ دیدہ ور ہے
مدینے کی ہر شب نویدِ سحر ہے
کہ اِک اِک فغاں مرکز صد اثر ہے
وہی یا نبیؐ آپ کی رہ گزر ہے
کلیم اپنا اپنا مذاق نظر ہے
مری شام غم بے نیازِ سحر ہے
مرا سر ہے! یا آپ کا سنگِ در ہے
جو کچھ ماسوا ہے فریب نظر ہے
محمد کے انوار خالق کا گھر ہے
اُسی کی ہے شام اور اُسی کی سحر ہے

کرم کی نظر اپنے انصار پر بھی
وہ مشتاق دید اب سراپا نظر ہے

مکتبہ

کی شریعت و طریقت کے انوار سے دلوں

ملفوظاتِ امیرِ ملّت یہ مبارک مجموعہ حضرت امیرِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور پند و نصائح کا مرقع اور اہل سنت وجماعت کے مسلک کا مصدق ومؤید ہے، جملہ اہل اسلام اور خصوصاً یارانِ طریقت کے پاس یہ مبارک کتاب ضرور ہونی چاہیئے۔ قیمت ۲/- روپے

یارانِ طریقت یا پیر بھائی یہ نورانی کتاب بھی اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ان تقاریر کا دل نشین مرقع ہے جو آپ نے الحُب فی اللہ کی تفسیر میں فرمائیں، اس میں یارانِ طریقت اور پیر بھائیوں کو جس طرح آپس میں رہنا چاہیئے وہ سبق اس کتاب سے پڑھیئے۔ قیمت ایک روپیہ

مجموعہ نعتیاتِ راقب جناب راقب صاحب کی تمام پنجابی نعتیں جو بڑی مقبول اور ہر محفلِ میلاد میں پڑھی جاتی ہیں آجکل نایاب تھیں، ادارہ انوار الصوفیہ نے بڑی محنت نے بڑی محنت سے ان کو تلاش کرکے ایک ہی جگہ جمع کرکے چھپوا دیا ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ قیمت ۱۲/

اربعین ضیائیہ اس میں حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف چالیس حدیثوں کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ شرح کے ضمن میں بھی کئی حدیثیں آگئی ہیں۔ یہ نورانی کتابچہ حقوق والدین اور حقوق زوجین پر خصوصیت سے بڑی تفصیل سے تبصرہ کرتا ہے۔ قیمت ۶/

آئینہ طہارت یہ کتابچہ بچوں کے پڑھنے کے واسطے فقہ کی کتاب ہے جس میں طہارت سے متعلقہ جملہ مسائل بڑی تفصیل اور وضاحت سے بیان کردیئے گئے ہیں۔ قیمت ۴/ یا ۲۵ نئے پیسے

البرہان الجلی علیٰ نفی ظل النبی اس کتابچہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین نور ہونے اور آپ کے سایہ نہ ہونے پر مولٰنا مولوی غلام رسول صاحب گوہر اور مولٰنا مولوی عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد مزنگ لاہور نے بڑی تفصیل سے بحث کی ہے اور منکرین کے تمام شکوک وشبہات کا مدلل جواب ہے۔ قیمت ۴/

کتب کے متعلق جملہ مراسلات مندرجہ ذیل پتہ پر ہونی چاہیئے

مولوی ضیاء احمد منیجر مکتبہ انوار الصوفیہ کوٹ عثمان خاں قصور